یہ کتاب نادرہ انیس عجیب
کی امام الدین نے مرقوم ہے

از شہرت بڑھو تاریخ یہ ہے
اب کہ دینی تشریح پاک روہے

کلام رازدان باطنی و ظاہری حضرت محمد غوث صاحب گوہری جھجھنوی سلمہ اللہ الوہاب

حبذا مرد نے اتباع عمدہ کلام
ہین امام الدین اخوند رسید عالی مقام

خوش خلیق و قابل و موصوف از بہ صفات
ہم تشکیل و ہم جمیل و نسیم و فصیح خوش خرام

کیون نہون ہین خود کریم ابن الکریم ابن الکریم
نور چشم مرتضے آل شہ خیر الانام

شوق قلبی ذوق روحی ہی سدا سرشار دست
رہتی ہین سرور لب حال ہین و حکیا م

واہ کیا تصنیف کی ہی اندنون ہین اک کتاب
کہتے ہین اکثر اوسے تاریخ روم و شام نام

ماضی وحال او میں ہین حالات ریاست و جدال
دولت ہہ کار عثمانیہ کا حال تمام

حق تو یہ ہی اس سے پہلے کب چھپی ایسی کتاب
جسکو پڑہکر ہوتے واقف حال سے ہر خاص و عام

دین و دنیا میں مصنف کی مرادین ہون حصول
غوث ہم یہ چاہتے ہین حقتعالی سے مدام

سال طبع کے لیے ناگہہ سروش غیب نے
یون کہا لکھدی ہے یہ اب تفصیل جنگ روم و شام

تاریخ نتیجہ فکر سید عبد الرسول مدرس مدرسہ گورنمنٹ قصبہ ارنڈول

امام الدین نے کرکے جانفشانی
کتاب روم کی تسطیر کے جب

تو کہتہ نے سپے تاریخ بولا
کتاب بے بہا تالیف کی اب

تاریخ لقمان زمان حکیم فرہاد جان اورنگ آبادی

نار برقی نے خوشی کا مژدہ لایا اندنون
روم کے ملکون میں فتح اتحاد اسلام ہے

کاٹ ڈالے طوبیال و منسا کے سرون کو جلا ب
یون کہا ہاتف نے یہ تاریخ روم و شام ہے

سنہ ۱۳۲۹ ہجریہ

کلام بلاغت شیمہ جناب منشی سید منظور صاحب قمر التخلص

کیا شرف علم کو فضلا نے | صاحب فضل و خوش مقال لکھے
اور سب نامور شاعر نے | صاحب قال و اہل حال لکھے
نسخ گشتہ زمان ماضی سوا | کار آمد او نہوں نے حال لکھے
ہین اسے علم ہین تاریخ | کیون نہ ایسے اوسکا نونہال لکھے
اونے فرزند سید احمد نے | روم کے واقعات حال لکھے
اس تواریخ کے سنہ کیلئے | کیون نہ مسلم شکر مقال لکھے
تقیہ م تحفہ سلطان | ہین نے منظور اوسکے سال لکھے
۱۲۹۴ھ

منہ

خوشا مولوی میر اشرف علیست | کہ نور نگاہ و نوشت اقبال آن
حلیم ست و قابل رشید و لبیب | بعقل ست پیر و بصورت جوان
جوان نامور سید احمد بغور | تواریخ سلطان ز اقبال آن
نوشتہ است اخبار شاہان روم | بتصحیح و تحقیق احوال آن
بے خاطر آن حبیب شریف | چو دیدیم منظور افضال آن
نمودیم فکر سنش عقل گفت | ظفرنامہ جیب است سال آن ۱۲۹۴ھ

کلام صاحب فہم و ذکا جناب قاضی سید مرتضی من اولاد حضرت شاہ وجیہ الدین گجراتی

ترک لوگون کا کیا قالب ہے | غازی دین خدا کا طالب ہے
فکر کمتر نے کی تو ہاتف نے | کہا تاریخ روم غالب ہے
۱۲۹۴ھ

منہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

سیکڑون ہزیمت کھائے ہین لشکر اسلام کے ہاتھ آئے ہین دیکھیے فتح اسلام سے
کفار کے لشکر پر کہرام ہے چارون طرف سے نشان اسلام کا ایستادہ فتحمند ہے
نقارہ محمدی کا ہر طرف سے آوازہ بلند ہے چنانچہ دہنولا تاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۸۷۷
عیسویہ او سلطان جوان بخت پیر تدبیر المؤید من الله الغنی سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان
عبد المجید خان خلد الله ملکہ نے مجلس شوری یعنے پارلمینٹ تعین فرمائی اور اکابرین رعایا و
عقلاے بلاد بہ قوم و ملت کے مطابق قواعد شاہان یورپ کے اس مجلس مین شامل و
داخل فرمائے قواعد ملک و انتظام اوسکی راے سے جاری ہوگئے اور بندوبست
ملالت و پولیس و امراء نظم و نسق حاصل و اہتمام خارج و داخل بخوبی بہ بلاد و امصار مین
ظہور پاوینگے اور جو خوف و اذیت قوافل حاج کو مکہ مشرفہ و مدینہ منورہ کی منزلون تک
قوم بدو و قطاع الطریق کی طرف سے ہے سب رفع ہو جاویگا اور ان قواعد جدیدہ
کے سبب اسی طرح کی شکایت حاجیون اور مسافرون کی باقی نرہیگی اور زبان طاعنین جلادان
شریف مکہ کی شان مین بند ہو جاویگی اور مظلومان زائرین روضہ مطہرہ حضرت سید المرسلین
صلے الله علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین جو ناہنجارون کے ہاتھ سے انواع تکالیف اوٹھاتے
تھے اور جان و مال کے خسارے مین پڑتے تھے سب اپنی داد کو پونہچینگے اور ہر سال
حاجیون کی زبانی ایسے امورات کی شکایت سامع خراش اسلامیان قریب و بعید کے
ہوا کرتی تھی وہ تمام بے انتظامی اور ستم اس سلطان عدالت نشان کے فرمان سے دفع
ہوجاویگی بلکہ سزا گر بپرورش بنازد جہان + کہ سید بدوران نوشیروان +

فائن

دشمنون کی غارت سے اپنی سلطنت اور رعایا کو محفوظ او ر سلامت بالرامت رکھا

قصیدهٔ درصنعت توشیح

بنام نامی سلطان البرین وخاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین الخاقان ابن الخاقان سلطان المشرق والمقیمین مستحق سلطنت روی زمین امیر المومنین مولانا المعظم سلطان عبدالحمید خان بهادر دام ملکه وسلطنته

سر افاضل عالم مه سپهر جهان ‌‌ ‌ لبیب عادل و باذل شهنشه دوران

طبیب تن و دل خستگان مظلومان ‌ ‌ ادیب ناظم نظم امور شهرستان

نواخت لشکر جرار آنچنان غازی ‌ ‌ عدو چو دید سر خود نهاد در فرمان

بهار غنچهٔ فضلا ز چشمهٔ جودش ‌ ‌ دلیر و صاحب شمشیر و گرز و تیر و کمان

اسیر حلقهٔ احسان او عجب و عدو ‌ ‌ لوای نصرت او سربلند و فتح نشان

حدود ممالک او بسیط روز افزون ‌ ‌ مدام هست درین دهر تا قیام جهان

بیم جلالت او آبروی جوهر تیغ ‌ ‌ دم نبرد به اعدا غضنفر غران

خدایگان خداوند شاه عبد حمید ‌ ‌ امام کافهٔ اسلامیان جهان سلطان

نسیم فتح وزد بهر حمیت دایم ‌ ‌ بعید شکوه شوی چون سکندر دوران

همیشه از همه شاهان خراج گیر شوی ‌ ‌ امور ملک تو محکم باتفاق زمان

دم نبرد ز شیران لشکر اندازد ‌ ‌ ردای خویش چو روبه کمینش عدو ترسان

دوام مملکت دار داز عنایت خود ‌ ‌ اله ارض و سما در حصار امن و امان

منم کمینه دعاگوی بندهٔ درگاه ‌ ‌ محال عقل که گویم ثنای شاه شهان

[illegible]

حملہ کیا تا دلاوران سلطانی نے ایسا مارا کہ تمام سپاہیان بزدل پشت دکھا کر بھاگ گئے
اور اکثر اونمین سے واصل جہنم ہوئے ۱۰ اکتوبر کو درویش پاشا نے جبل اسود پر
لشکر کشی کی اور اوسکے مورچون اور استحکامات پر قبضہ کیا اور ذیت سے باغیون کو
تہ تیغ بیدریغ کیا اور باقی پسپا ہوئے دوسرے روز دوبارہ لڑائی ہوئی بازار
حرب وضرب و قتال وجدال خوب گرم رہا مگر فوج باغی تاب نہ لا کر وہان سے
فرار ہوئی اور بڑے مستحکم مقام کو دشمنون کے لشکر اسلام نے چھین لیا اس لڑائی مین
جنرل جلال الدین پاشا مجروح ہوئے اور دوسرے روز جام شہادت نوش فرمایا
دوسری لڑائی مقام کورش سلے پر سرویہ کے جنوبی کنارے ہوئی فوج سرویہ نے
افواج سلطانی پر حملہ کیا لیکن تہوڑی دیر مین اپنی قدیم عادت کے موجب بھاگ
گئے تیسری لڑائی مقام گراہوروش اور ہودو کے درمیان مقام قضلاب پر
ہوئی احمد پاشا نے مقام مذکور مین اہل جبل اسود پر حملہ کیا اور فوراً اونکے مورچے چھین لئے
اور دو سو سے زیادہ باغی مارے گئے چونکہ چھ ہفتے کی مہلت روس وغیرہ بادشاہان
یورپ نے مانگی تہی اور سلطان نے چھ مہینے کی مہلت دی تہی اسلئے جنگ موقوف رہی
اور مجلس کانفرانس مین مصالحت کی گفتگو شروع ہوئی . . . .

مجلس مصالحہ کانفرانس

روس و فرانس و انگلش و اسٹریا و پروشیا و اطالیا نے جنکے نام عہدنامہ سلطانی
مین موجود مین جب نصارے نے دیکھا کہ سلطان نے سرویہ و جبل اسود پر فتح
پائی اپنے مختار وزیرون کو بھیجکر جنگ کی مہلت اور مجلس کانفرانس مین مصالحت کروا دینے

جوش پر حملہ کیا اور جنرل فضلی پاشا کو یہ کام سپرد تھا کہ وہ التواب کلان سے
الکسیناج پر گولہ باری کیا کرین اور اس عرصے مین تیس رجمنٹین سلطانی کو حکم ہوا کہ اوس
پل سے جو الکسیناج اور ویلگراڈ کے مابین ہے گذر جاوین اور دوسرے حصہ فوج کو
حکم ہوا کہ وہ الکسیناج پر حملہ آور ہون اور فضلی پاشا اپنے کام یعنے گولہ برسانی مین
مشغول تھے آخر تاب مار نلاکر دشمن بھاگ نکلے اور ۱۲ اکتوبر کو فوج ظفر موج
قلعہ الکسیناج مین داخل ہوئی اور قلعہ اور شہر پر قبضہ کیا اور اوسی روز حملہ کرکے
ویلگراڈ کو بھی فتح کیا **جنگ جبل اسود** دسوین ستمبر کو درویش پاشا نے
ہیڈکوارٹر سے تار برقی پر یہ خبر استنبول کو بھیجی کہ بتاریخ مذکور اٹھائی پلٹنین سول اور
پالسنو واپنٹیہ پر تو موریسا سے نکلے اور بیہ کی طرف کا راستہ لیا اس غرض سے
کہ جبل اسود کی افواج کا زور توڑین ادہر سے مخالف بھی خبر پاکر مقابلہ پر آئے
لڑائی شروع ہوگئی اثنائے محاربہ مین جبل کی امداد کو ۳ ہزار آدمی کوتس اور
دو ہزار آدمی دیہون سے پہنچے اور سب نے ملکر فوج سلطانی پر حملہ کیا باوجود
کہ فوج سلطانی سے طرف ثانی زاید تھے اوسوقت ایسے لڑے کہ باغیون کے
چھکے چھوٹ گئے اسی اثنا مین ایک پلٹن فوج سلطانی دوسری جانب سے آتی تھی
اونہین جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ آگے فوج دشمن کی پڑی ہے وہان سے پیچھے
پاؤن پھرے مگر جب یہ بات جبل اسود کے لوگون نے سنی تو اوس پلٹن کا تعاقب
کیا اول کی فوج سلطانی نے فوج دشمن کا پیچھا کیا جب دونون طرف سے مار پڑنا
شروع ہوئی تو اہل جبل اسود وہان سے فرار ہوئے کئی سو بندوقین اور اسباب وغیرہ
اہل اسلام کے ہاتھ آیا ۲۲ ستمبر کو فوج جبل اسود نے عساکر سلطانی پر مقام لوں پہ [illegible]

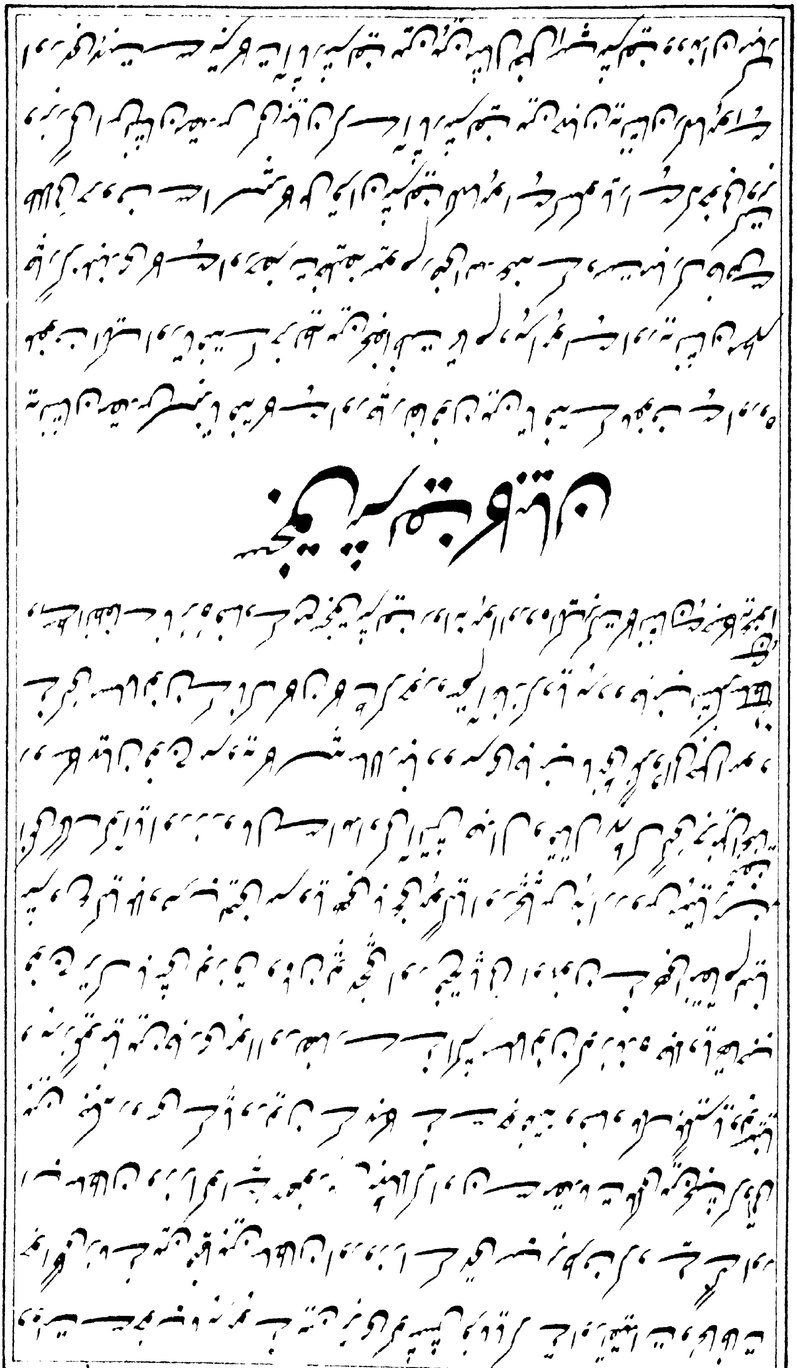
[illegible]

خوب گرم ہوا اسمین اکثر باغیان بدافعال شیدایان اسلام کی تیغ بیدریغ سے لقمۂ اجل
ہوے اور شکست فاش پائی اور دُم دبا کر بھاگے میدان جنگ دشمنون کی لاشون سے
بھر گیا تھا ازانجملہ اس لڑائی مین اکثر سردار روسی مارے گیے دشمن کی فوج قریب اونتیس ہزار
کے تھی اور ترکی کی فوج نہایت قلیل اوسوقت حافظ پاشا کے لشکر نے فوج سرویہ کا
خوب مقابلہ کیا دونون طرف سے گولے چلنے لگے اگرچہ اہل سرویہ میدان جنگ سے
بھاگ گئے تھے مگر جہان موقع پاتے لڑتے تھے اور بڑی کوشش کرتے یہ حالت
شب کے دس بجے تک رہی مگر تمام شب لڑائی رہی صبح کے چار بجے دشمن کے
دو رجمٹ پیدل اور ایک رجمٹ سوار حافظ پاشا کی فوج یمین پر حملہ آور ہوے پاشاے
مذکور نے ایک رجمٹ سوار اور ایک رجمٹ پیدل اور بعض والنٹیر کو مقابلہ کا حکم دیا بمجرد
مقابل آنے فوج ظفر موج کے بزدلان سرویہ کے ہوش اوڑ گیے اور میدان سے
فرار ہوے اور سلامی پاشا اور حسین پاشا پراکیلی بایین فوج سرویہ نے حملہ کیا مگر لشکر
ظفر پیکر نے ایسا جواب دیا کہ فورا اہل سرویہ پشت دکھا کر میدان سے کافور ہوگئے
اور بڑی شکست فاش کھائی اور مردے اور زخمیون سے تمام میدان بھر گیا تھا مگر پھر
شام کے فوج سرویہ نے سلطانی فوج کے قلب اور یمین پر حملہ کیا تاکہ راہ لشکر افواج
سلطانی پر مسدود کردین مگر دلاوران عساکر سلطانی نے وہان بھی ایسی شکست دی کہ اکثر
کو واصل جہنم کیا الحاصل یہ لڑائی بارہ گھنٹہ تک ہوتی رہی اور جب فوج سرویہ کی سپاہ
ترکی کی قید مین آئی اور ترکون نے اس لڑائی مین بڑی جوانمردی دکھلائی ستمبر کے روز
الکسیناج پر ایک لڑائی ہوئی موضع سیکوباد مین فوج سلطانی پر سپاہ سرویہ حملہ آور ہوئی
جب فوج ترکی نے دیکھا فورا آگ برسانی شروع کی سرویہ تاب مقابلہ نہ لا کر پسپا ہوا

ہی جگہ نہ تہی بہر گیا دیکھتے ہین کہ ترکون کی باڑیون کی گرج سے جو ایک میل پر ہین
تمام شہر اور پہاڑ کانپنے لگا اور تالون کے آتشین گولون سے پہاڑ و پہار سب
ملکر خاک سیاہ ہوگئے پہ پہاڑ پست ترکی لشکر نے زمانون کی برسات فوج سرویہ
پر برسائی اور کہیت مین جسطرح دہقان کاٹتے ہین اوسی طرح اہل سرویہ کے سر اوڑنے لگے
اور سرویہ کا توپخانہ سرد ہوگیا اور بہت سی فوج سرویہ اس لڑائی مین ماری گئی اور
بعض اپنی جان بچا کر بہاگے اور ترکیون نے فتح پائی سلطانی کانڈر انچیف نے الکسیناج
سے [illegible] سے خبر تار برقی سلطان کے حضور مین اس مضمون کی بہیجی کہ اہل سرویہ نے
جسوقت جانا کہ فوج سلطانی قلعہ الکسیناج کے شمال جانب حملہ آور ہونے والی ہے
تو موضع روسیل کے روبرو جو مراوا ندی کے قریب ہے چہہ رجمنٹ اور چوبیس توپین
رکھین تاکہ جو مدد حسین پاشا کے ہین وہ لے لین ازانجملہ چہہ پلٹنین حافظ پاشا
کے لشکر پر حملہ کی ارادہ سے پہاڑون سے نمودار ہوئین اور اسی طرح چہہ رجمنٹ
معہ اتواپ موضع اگروریہ سے سلامی پاشا کے لشکر کی طرف بارادۂ حملہ اوترائے
اور لشکر سے مقابلہ شروع ہوا غرض سپاہ سلطانی نے وہ ہاتھ دکھائے کہ دوبارہ
رخ پہیر اپیچہے بہاگ گئے اس اثنا مین حسن پاشا کی فوج بہی خوب باغیون سے مقابلہ
کرتی تہی وہان سے بہی فوج سرویہ نے قدم کو پیچہے کیا اور بہاگے ۲۷ ستمبر کو ایک
لڑائی قلعہ الکسیناج مین ہوئی ساڑہے چہہ بجے صبح سے سرویہ کے ایک گروہ نے دو توپون
سے لشکر سلطانی پر آگ برسانا شروع کی اور بعد دو توپخانون سے سلیمان پاشا اور
حافظ پاشا اور عادل پاشا اور سلامی پاشا اور حسین پاشا پر گولے برسانے لگو اور
لشکر سلطانی نے دشمن کی بائین طرف بحالت مجموعی یورش کی بازار حرب وضرب

تور

الدلہ



یوروپ کی بھی سیر کی ہے زبان فرنچ ترکی عربی فارسی انگریزی وغیرہ مین خوب
قابل ہین جب یہ سلطان تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوے کل رعایانے بخوشی تمام مبارکباد
دی اور مولانا سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی قدیم رسم کے موجب مسجد
ایوب مین جاکر نماز جمعہ کی ادا کی اور بعد نماز کے اوسی روز ساتوین ستمبر ۱۸۷۶ عیسوی کو
سلطان کی کمر سے تلوار جواہر نگار باندہی گئی اس سلطان نے وہ نئے قوانین ایجاد کیے
کہ جس سے رعایا خوش وخورم رہے اور لشکر سلطانی کی ترکیب اور عمدگی اور چستی اور قواعد
دانی کی طرف سلطان کو زیادہ خیال ہے اس سلطان نے تخت نشینی کے بعد سلطان
عبد العزیز خان مرحوم کے متعلقین کو درماہہ مقرر فرمایا سلطان عبد العزیز خان مرحوم کی
والدہ کو ۵۰ ہزار قرش حضرت نجابت لودولتلو یوسف عزیز الدین افندی فرزند اکبر
سلطان مرحوم کو ۳۰ ہزار قرش حضرت محمود جلال الدین افندی کو ۲۰ ہزار قرش
حضرت محی شوکت افندی کو ۱۵ ہزار قرش حضرت سیف الدین افندی کو دس ہزار
قرش صاحبزادیان سلطان مرحوم یعنی فاطمہ سلطان و اسما سلطان و آمنیہ سلطان
دس دس ہزار قرش اور سلطان مرحوم کی ہر ایک حرم ثانیہ اور ہر ایک حرم رابعہ کو
پندرہ پندرہ ہزار قرش حضرت مولانا السلطان مراد خان افندی کو ایک لاکہ ۲۵ ہزار
قرش اور والدہ مکرمہ سلطان مراد موصوف کو ۲۵ ہزار قرش حضرت صلاح الدین
فرزند مراد خان کو ۲۰ ہزار قرش وخدیجہ سلطان و فہیمہ سلطان صاحبزادیان سلطان مراد خان
دس دس ہزار قرش اور چارون حرم سلطان مراد ۶۰ ہزار قرش غرض جتنے لوگ
سلطان کے لواحقین تھے سبکو راضی کردیا اور سلطان خلد اللہ ملکہ کی توجہ معاملات
سلطنت مین بدرجۂ وافر ہے اور دن بدن سلطان کی دخل دہی بڑہتی جاتی ہے اور

پندرہ آگبوٹون پر ۱۳۰ ضرب توپ چڑہی ہین سوا اسکے سرکار عثمانیہ کے پاس بہت سے آگبوٹ ہین جنمین تین آگبوٹ بنادر ہین جنگی افواج لانے لیجانے والے ہین اور ان سب پر ۲۵۴ ضرب توپ ہین اور پانچ آگبوٹ مین قسم فرنگٹ مسلح با توپ ہین اور سات چہوٹے آگبوٹون پر ۱۰۰ ضرب توپ رکہی ہوئی ہین اور چار اسکرو آگبوٹ ۲۰ ضرب توپ والے ہین اور آگبوٹ مجیدیہ پر ۵ ضرب توپ چڑہی ہوئی ہے اور ہمیشہ کنارون پر گہمانے کیلیے پہرتی رہتی ہین اور چار قسم بیٹلوپہل کے ہین ہر ایک پر ۴ ضرب توپ ہین اور تین آگبوٹ اور ہین ۔ یہ ہمیشہ دریا کی دیکہ بہال کرتے ہین اگرچہ یہ بہی جنگی ہین مگر اونپر توپین نہین اور ما سوا اسکے تاجرون کے آگبوٹ کلان پر ہی سرکار عثمانی کا حق ہے کہ حسب وقت درکار ہو کام مین لاوے اور آگبوٹون تجار مین سے ایک آگبوٹ مسمی بدری ٹیفونک ہے جو بہت بڑا ہے اور دو ہزار چار سو آدمی اوسپر سوار ہوسکتا ہے غرضکہ بوقت ضرورت دولت علیہ ۔۔۔۔ ۱۵ ایک لاکہ پچاس ہزار فوج بحری جنگی میدان جنگ مین فوراً روانہ کرسکتی ہے

ذکر سلطان عبد الحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ وشانہ

دسوین شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری مطابق ۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ عیسوی کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تولد انکا سنہ ۱۲۵۸ ہجریہ مین ہوا ہے یہ سلطان دینداری مین اور زہد و تقوے اور رحم دلی مین وحید زمانہ ہین باوجود کاروبار سلطنت کے جب نماز کا وقت آتا ہے فوراً مصلی بچہا نماز ادا کرتے ہین انکی والدہ نے آپکو نہایت صغرسنی مین چہوڑ کر انتقال فرمایا تہا سوتیلی مان نے آپکی پرورش کیا اور اپنے چچا سلطان عبد العزیز خان مرحوم کے ہمراہ ملک

یورپ

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.
[illegible]	[illegible]					[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

میسر آتے ہین بعض بعض کرایہ کا مکان دس قرش سے اسی قرش یومیہ تک ملتا ہے
اور اس حصے کے راستی اور کوچے بہت صاف اور کشادہ ہین تیسرا حصہ اس حصے کا
نام بوغاز ہے بحر اسود اور بحر ابیض دونون دریا کے منہ یہان ملگئے ہین طول اسکا ۲
میل اور عرض اسکا ایک میل دونون کنارون پر مکانات پختہ و عمارات عمدہ ہین اور بڑے
بڑے محل عالی شان لطیف اور آراستہ اور مسافرخانہ نہایت پیراستہ ہین بازار بڑے
کشادہ اہل حرفہ سے بہرے ہوے اور صناعت اور اسباب تجارت رکہے ہوے
موجود ہین اس حصے مین عمدہ مکانات توپخانہ سلطانی و جامع مسجد سلطان محمود و محلہ بکتاشیہ
وچراغان سرا وغیرہ قابل دید ہے آب و ہوا اس حصے کی نہایت پاکیزہ اور لطیف
زیادہ ہے چوتہا حصہ اس حصے کو اسکودار کہتے ہین اسلام بول کے روبرو ہے
اور اوسمین بہی کئی مساجد اور مکانات عالیہ و باغات و بازار ہین غرض شہر مین تمام سفیر
شاہان ولایت کے وکیل رہتے ہین اس شہر مین مسجدین ۶۷۹۲ مدرسے ۳۸۵۶
خانقاہ ۷۰۱۹ دریا کی نہرین ۱۴۰۱ قدیم محلے ۶۴۷۴ حمام خانے ۸۰۴ قہوہ خانے
۹۹۱ عیسائیون کے محلے ۳۶۸۷ یہودیون کے محلے ۹۰ ۲۳۳ عیسائیون کے دیول
۱۱۵۰ یہودیون کے دیول ۳۵۰ اور ہمیشہ بارہ ہزار کشتی و جہاز لنگرگاہ مین رہتا ہے

فوج ترک بری و بحری

اس سلطنت ترک کے سپاہی بڑے دلاور و جرار فوج دشمن پر خونخوار ہوتے ہین ہمیشہ
بڑے بڑے معرکے مین انہون نے وہ دشمن کو ہاتہ دکھائے کہ شمشیر و بندوق و
توپ کو اونکے چہین لائے یہ فوج ترک یورپ کی تمام افواج سے قواعددانی مین

دوسرا بازار قلبقچی کا مشہور ہے یہ بازار بہت خوب اور مرغوب ہے اسمین دو سو
دوکانین نہایت آراستہ و پیراستہ ہین اس بازار مین ایک کرسی نہایت خوب ایک
چبوترہ سنگین پر رکھی ہوئی ہے اکثر سلطان وہان آکر جلوس فرماتی ہین اور بازار
کی سیر و تماشا کرتے ہین اور اس بازار کے قریب ایک دوسرا بازار ہے کہ وہان
سپاہیون کا لباس بکتا ہے اور اسکے بعد جواہر فروشون کا بازار ہے پھر بازار
جوجی خان ہے جہان جوہری بستے ہین پھر ایک بازار پرانے ہتیار بیچنے کا ہے
اور ایک بازار مین موزے چرمی سوتی وغیرہ کئی اقسام کے ملتے ہین اسکے بعد ایک
بازار چارسو یعنی چوک کا آتا ہے کہ وہان انواع و اقسام کی اشیا چین و فرنگ و ہند
و سندہ وغیرہ دنیا کی موجود ہین اور اس بازار مین نانبائی اور قنادان اپنی اپنی
دوکانون کو بڑی عمدہ طور سے مصفا بنا رکھی ہین اکثر راستے و کوچے تنگ مگر نہایت
پاک و صاف و مکانات خوش قطع و خوش منظر اور بعض مکانات مین خانہ باغ اور
جابجا مساجد اور حمام خانے اور بڑے بڑے مکانون مین پانی کی نہر جاری
ہے اس نہر کا پانی نہایت شیرین اور ہاضم طعام ہے اور اس نہر کا خزانہ شہر سے
بارہ کوس پر ہے دوسرا حصہ شمال کی جانب اس حصے کو غلطہ کہتے ہین دوسرے حصے
سے تہوڑے فاصلے پر درمیان سے دریا جاری ہے طول اسکا دو میل و عرض
آدہ میل اور جہازات سلطانی اور بڑے بڑے تاجرون کے کہڑے رہنے
کی لنگرگاہ ہے اور دریا پر دو پل چوبی لوگون کی آمد و رفت کے لیے بنائے گئے ہین
اور اسی حصے مین مخازن مال تاجران اور مکانات بلند و کلاے فرنگ روس وغیرہ کے
موجود ہین اور ارمنی اور فرنگ کے دیول اور کرایہ کے مکانات مسافرون کے لیے یہان

مکان بہت بڑا ملنے. طرف مشرق کی نمود ہے وہ مکان مجلس صدر اعظم ہے اور ایک
مخصوص واسطے نشست سلطان کے بنا ہے اور قریب اس مکان کے ایک محلسرا
سلطان محمد فاتح کی ہے جسپر بڑی فصیل محکم اور مضبوط ہے اس محلسرا کے آٹھ دروازے
شہر کی طرف ہین اور دریا کی طرف اس مکان کی درازی چھہ ہزار گز ہے اور اس مکان مین
ایک باغ دلکشا سیر کرنے کے لیے اور بعض عجیب و غریب جانور قسم وحشی سے ہین
اور دریا کی جانب ایک محل بنام گلخانہ ہے وہ بہت مکلف اور آراستہ رہتا ہے اور
متصل اوس مکان کے باب ہمایون ہے اور روبرو باب مذکور کے میدان وسیع
اور اوسمین ایک قبہ بزرگ قسطنطنین کبیر کے زمانے کا بنا کیا ہوا ہے اور اوسمین
سلاح خانہ قدیم وغیرہ اسباب رکھا ہوا ہے اسمین ایک دیوانخانہ بہت بڑا ہے
اس دیوانخانے کی دیوار سنگ سخت سے بنی ہے اور اسپر عجیب و غریب نقشہ کندہ
اور سونے کے پتریان اوسپر جڑی ہین اور اس عمارت کے نزدیک ایک بڑی بلند
عمارت ہے جسمین سلطان کا تخت مرصع رکھا ہے اور اوسکا نہایت ہی عمدہ کام ہے
بڑے تزک اور حشمت کا مکان دکھائی دیتا ہے اور اس عمارت کے متصل شبستان
شاہی اور حمام سلطان سلیم ثانی جسمین بتیس حجرے ہین موجود ہین اور اس مکان سے
کچہ فاصلے پر خزانہ سلطانی المشہور بہ بیت کبیر اور عمارت دار الضرب و کتب خانہ
و مال خانہ وقف وغیرہ عمارات کارخانجات سلطانی عمدہ عمدہ ہین اس شہر مین بڑا بازار
بازستان نام کا ہے عمارت اس بازار کی سنگین اور نہایت خوش ترکیب ہے دروازے
اس بازار کے وقت معین پر کہلتے اور بند ہوتے ہین اس بازار مین بڑے مالدار
تاجر و سوداگر رہتے ہین اور قیمتی ہتیار اور عمدہ لباس و پوشاک یہان فروخت ہوتی ہے

اور جامع مسجد سلطان محمد فاتح اور جامع مسجد سلطان سلیم یہ بہت بڑی مسجدین ہین بہشت کی
شمار کیجاتی ہین اور اس حصے مین کل مسجدین تین سو چوالیس ہین اور پانسو اٹھارہ مدرسے
اور سو محلون سے زیادہ خانہ شماری نوے ہزار کی ہے اور اسی حصے مین مقبری
سلطان عبد المجید خان مرحوم و سلطان بایزید خان مرحوم و سلطان محمود خان مرحوم کے
ہین وے بھی قابل دید ہین اور تین سو حمام ہین اونمین بڑے حمام ایا صوفیہ اور حمام
محمود خان اور حمام بایزید اور حمام متصل قلعہ مشہور و معروف ہین اور مسافر خانے کئی ہین
چنانچہ بڑا مسافر خانہ خان سنبل خان وغیرہ کا ہے یہ خاص مصر اور شام کے لوگون کے
اوترنے کے لیے جگہ ہے اور یلدرم کا مسافر خانہ جہان اہل مغرب ٹھہرتے ہین
اور سوا اسکے کئی مسافر خانے ہین جہان ہر ملک کے لوگ اوترتے ہین اور آرام
پاتے ہین اور شفاخانے کئی جگہ پر ہین اور کئی جگہ میدان وسیع دلفزا ہین وہان اکثر
لشکر کی قواعد ہوتی ہے اور تمام میدان سے بڑھ کے آت کا میدان ہے جو بڑا
کشادہ ہے اس میدان مین ایک ستون قدیم ہے ایک ڈال پتھر کا بنا ہوا بہت بلند
استادہ ہے اور دوسرے ستون بھی ہین وہ تانبے سے بنے ہوے ہین
اوسپر دو سانپ کی تصویرین کندہ ہین وہ سانپ باہم لڑتے ہین جب اہل اسلام نے
قبضہ کیا سانپون کے سرون کو توڑ ڈالا اور جسم اونکا ابتک موجود ہے کہتے ہین
کہ حکماے یونان نے اس طلسم کو واسطے دفع کرنے سانپون کے بنایا تھا اور
عمود ثالث اسطوانی الشکل شیر پی تاش نام اوسی میدان مین قایم ہے اس میدان
کے نزدیک ایک بڑا تہ خانہ قدیم بنا ہوا ہے اوس تہ خانے مین ایک ہزار اور
ایک ستون ایک ایک پتھر کا تراشا ہوا بی جوڑ لگا ہوا ہے اور اسی حصے مین ایک

سلطان کی عملداری کے اندر تین لاکھ آسی ہزار رعایا ہے نقشہ روم وشام کا آخر کتاب مین موجود ہے ✦

دار الخلافت شہر استنبول کا بیان

اس شہر کو قسطنطنیہ اور اسلام بول بھی کہتے ہین زمانہ سابق مین بیزنسیہ اسکا نام تھا اس شہر کا بانی اول بیزنس بادشاہ تھا جو حضرت عیسے علیہ السلام کے بارہ سال پیشتر حکمرانی کرتا تھا اس شہر کو شمال کیجانب تین فصیل ہے جابجا شکستہ ہین ہوا اس شہر کی کثیر الاختلاف فصل شتا مین اکثر یہان بارش ہوتی ہے اور یہ موسم مدت تک رہتا ہے اور موسم خریف مین سمت جنوبی سے سخت سرد ہوا چلتی ہے یہان موسم ربیع وصیف اعتدال پر رہتا ہے بارہا یہ شہر بادشاہون کی جدال وقتال مین تباہ ہوا جب قسطنطنین اکبر روم کا بادشاہ ہوا ۳۲۳ء عیسوی مین اسکو اپنا تختگاہ بنایا اور اوسکو اپنے نام سے مشہور کیا پھر ۱۵۵ء عیسوی مین زلزلے سے خراب وتباہ ہوا دوسری بار پھر وہین بسا اور کئی مرتبہ اعجام اور اہل بلغار وغیرہ نے اس شہر پر لڑائیان کین پھر ۸۵۷ھ ہجرے مطابق ۱۴۵۳ء عیسوے مین سلطان محمد نے اسکو فتح کیا اور دار السلطنت اسلام بنایا تب سے اسلام بول مشہور ہوا یہ شہر آبنائے باسفرس پر دونون کنارون کی جانب بستا ہے طول بیس کوس اور عرض مین دس کوس ہے اس شہر کی تقسیم چار قسم پر ہے جسکا مجموع نام قسطنطنیہ ہے پہلا حصہ خاص اسلام بول اسمین بڑے بڑے مکانات اور قسلاقہائے وسیع اور بڑے بڑے بازار اور مساجد کلان اور بڑے مینارے جنپر تانبے کے پتر

گستاری فلپیوپلس یا سنسری بالیس رود وستوگا لانس یا بنار سچوک وغیرہ آباد ہین
تجارت اور صنعت گری کا کام خوب چلتا ہے اب ملک شام ترکیہ کی حقیقت
سنیے یہ ملک حصہ ایشیا مین داخل ہے اوسکے اوتر کیجانب بحرالاسود جیم کی جانب
خلیج دریاے شور دکن کی جانب ملک عرب اور پورب کی جانب ملک ایران ہے
طول مین سات سو ساٹھ میل اور عرض مین سات سو پچاس میل ہے یہان کے باشندے
ایک کروڑ بیس لاکھ ہین اس ملک مین سات ضلعے ہین مثل ایشیا میزا اور سیریا یعنی
شام ارمینیہ یو ٹمیا فلسطین بیت المقدس کوہ طور ولادت گاہ حضرت مسیح علیہ السلام
اور اسی کو بلاد شام کہتے ہین یہان کوہ ٹاراس آرارات لبنان مشہور ہین دجلہ اور فرات
وغیرہ نامی ندیان اس ملک مین بہتی ہین اور بغداد و بصرے کے تلے ہو کر خلیج فارس
دریاے شور مین گرتی ہین وان اور دنیدسی بڑے تالاب ہین قوم عرب ترک وغیرہ
یہود و نصارے قدیم باشندے اس ملک کے ہین نامی شہر سمرنا انتولیا انغورہ
یوروشلیم یعنی بیت المقدس بصرہ طرابلس بغداد شریف حلب کنعان موصل ارض روم
دیاربکر وغیرہ بڑے شہر ہین قدیم شہر یونان اور نینوا اسی ملک مین تھا اسکے ملحقات
بہت سے جزیرے ہین اونمین جزیرہ سیپرس نہایت آباد اور خوشنما جگہ ہے یہان تمام
ترکستان اور جزایر مین سلطان البرین و خاقان البحرین سلطان عبدالحمید خان کا عمل ہے
اس ملک مین اکثر قوم بادیہ نشین ہین اور ہر قسم کی تجارت کرتے ہین یہان چاول مکا
شکر روئی اور کئی قسم کا میوہ بہت پیدا ہوتا ہے اور دسنبے باریک اون والے
جنکی شال بنتی ہے بکثرت ہوتے ہین بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ بلاد روم جسکو
ترکی یوروپ کہتے ہین اہالیان رعایاے سلطان دو کروڑ بیسٹھ لاکھ اور بلاد افریقہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

سرکوبی ہوئی تھی فرنگستان نے کیون نہ مزاحمت و مداخلت کی وہان اب قومی پولٹیکل کی کارروائیان
بڑہتی جاتی ہین اور یہ ہوا یورپ ہی سے چلی ہے جس سے اب ایشیا وافریقہ کے میدان مین طوفان اوٹھا
ہے روسیون نے خوقند و وسط ایشیا مین جو کچہ کیا اور کرتے ہین وہی ترکون نے مشرقی یورپ اور افریقہ مین کیا
+سبحان اللہ بعض بیوہ عورتون نے محبت اسلام کے شوق سے مجاہدین لشکر اسلام کی معاونت مین سیکڑون
روپے کے زیور جابجا و فروخت کرکے بضاعت چندہ مین دیا یہانتک کہ خاکساران بمبئی نے ایکروز
جو کچہ گدائی سے اونکو دستیاب ہوا اوسکا زر نقد حضرت سلطان روم کے سفیر مقیم بمبئی کو بیجا کر دیا
حمیت اسلام اور حرارت دینی اسے کہتے ہین اگر ہر شخص ساکن ہندوستان کہ شمار مین چار کروڑ سے
زیادہ ہین اپنے اپنے جان و مال و درم و قلم سے حمیت اسلامی اور ہمدردی قومی کو کام مین لاوین تو
داخل صواب جمیل واجر جزیل مین شامل ہووین ورنہ لاحاصل بوعلی فطرت ارسطو حکمت معالج امراض
ظاہر و باطن حکیم محمد باقر صاحب سلمہ اللہ تعالے جو چالیس برس سے ساکن بمبئی ہین اور راقم
آثم کے والد ماجد سے اتحاد برادرانہ رکہتے ہین اپنی دارالشفاے یونانی سے فی سبیل اللہ واسطے
مجروحان غازیان اسلام کے مرہم عثمانی قریب چالیس من کے ترتیب دیکر دس صندوقون مین بطرف
اسلامبول روانہ کیا اور جوابیات اون صندوقون پر لکہے گیے اونکی نقل واسطے ناظرین کے ذیل مین ہے

اشعار

بحمد اللہ بعد نعت از توفیق ربانی — حکیم بمبئی باقر زمارستان یونانی
خود از دارالشفاے وقف مرضای سالکین را — دہد داروی پاک اوراکہ او دارد مسلمانی
زبہر غازیان جان فدای دین احمد را — بخون دل و آب چشم مرہم ساخت عثمانی
برای زخم شمشیر و گلولہ نافع این مرہم — فرستادہ بدہ صندوق نزد ظل سبحانی
نگین اسم اعظم ہمت تو کرد در دست — کہ مرہم ہر مہمات ست اسم اعظمت دانی
بہر دم لا الہ الا الحمید ور وشنا باد — تصور نفی اعدا ہست واثبات سلطانی

رکہتے ہین عمدہ عمدہ اور لایق لایق اراکین سلطنت مذکور کی کارروائیون کا جو حکمت عملیون
سے دربارہ نفع سلطنت ترکی روم خلد اللہ ملکہ و سلطانہ کے ہوئین ہین دلی شکریہ ادا
کرتے ہین اور ہم جانتے ہین کہ ایسے عمدہ طبایع و فضایل کے لوگ اکثر ہندوستان مین ہین
جو ہم رعایاے سلمان ممدوح کی دل آزاری اور خاطر شکنی کو سراسر مذموم اور بڑا ظلم سمجھتے
ہین اگرچہ بعض وحشی درندہ و خونخوار بدنامی ملک و حکمت کے خواستگار نا عاقبت اندیش
بہی ہین حالانکہ ساری دنیا اس کیفیت سے خوب واقف ہے کہ سلطنت ترکی روم
ایک مذہبی سلطنت ہے اور سلطان تمام اون ملکون کے سلطان ہین جہان مسلمان
ہین یعنی تقریباً تمام ایشیا اور افریقہ اور اوس حصہ یورپ کے جہان کہ وہ حکمران ہین
پس ساری دنیا کے سلمان سلطان پر جان نثار ہین سلطان کی بدخواہی اور ضرر رسانی
مین سارے مسلمانون کی بدخواہی اور مخالفت و دشمنی ہے وہ لوگ جو سلطان کو امام
دین اور خلیفہ اور پیشوا جانتے ہین کیونکر اونکے نقصان اور ضرر پر تحمل اور سکوت کرینگے
نہین ہرگز نہین سلطان کے ضرر و نقصان کی حالت مین ساری دنیا کے مسلمان کو مسلح ہونا
پڑیگا اور اونکے دشمنون سے دشمنی کرنی پڑیگی اسلیے ہم اپنی دانا گورنمنٹ جناب
ملکہ عالیہ کے اراکین سے التجا کرتے ہین کہ وحشی درندون نا عاقبت اندیشون کے
اصوات ناپسندیدہ کی سماعت نفرماوین اور ہم دل شکستون کی دل شکنی گوارا نکرین
اور اپنی قدیم حکمت عملی پر قایم رہین خدا اونکو خوش و کامیاب رکہے غیر قومون مین سے
بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ترکی روم کی سلطنت سراسر اسلامی ہوتی تو جنگ کریمیا
وغیرہ مین عام مسلمان کیون سکوت کرتے یہ خیالات اونکی بیہودہ و باطل ہین بنیاد آثار
حرکات زمانہ کے ادراک سے بے بہرہ ہین پہلے ہی نوسرویہ نے سر اوٹھایا اور اوسکی

شیوۂ انصاف پرستی اور راستبازی ہونے پائے اس جنگ وجدال کا اخیر نتیجہ جو کچھ
ہوا اور قوم ترک کی اپنی ذاتی قوت پر اور نیز اوس تقویت پر جو تمام سلطنت عثمانیہ سے
اس قوم کو حسب الحکم اور حسب طلب اوسکی حاصل ہو سکتی ہے ہمارا بھروسا اور اعتماد جو کچھ
ہوا اور رضا اے دانائے مطلق پر جو بلا شبہہ وشک ہمیشہ اور ہر حال مین غالب رکھنی والا
حق کا ہے ہمارا توکل کامل اور اتکاے کلی جو کچھ ہوا اور خدا اے عز وجل نے ہمارے
حضرت خاتم المرسلین صلعم پر اپنے بندون کے لیے جو دین متین اوتارا ہے اوسکی
آخر انجام کے باب مین ہمارا استحکام اور مضبوط عقیدہ اور ایمان جو کچھ ہو معہذا ہم رعایاے
اطاعت گزین کو جادۂ راست بازی سے منحرف ہونا ہوگا اگر ہم حضور عالیہ اور حضور عالیہ
کے امناے دولت اور عموماً حضور عالیہ کے رعاے برطانیہ کی رفتار وکردار سابق و
حال نسبت حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے اظہار احسانمندی دلی اور
سپاسداری قلبی سے قاصر رہین نظر برین حالات ہم مسلمان رعایاے اطاعت گزین
متمنی ہین کہ حضور عالیہ کی وفور عنایات رعایا پرورانہ سے حضور عالیہ کی بارگاہ سپہر پایگاہ
مین ہمارا یہ تحفۂ اظہار شکریہ قلبی ذروۂ اجابت کو پونہچے زیادہ آفتاب دولت واقبال
فلک جاہ وجلال پر تابان و درخشان ہے *

جو عرضی کہ مسلمانان الہ آباد نے بحضور جناب ملکہ معظمہ روانہ فرمائی ہے نقل اوسکی بھی بجنسہ
درج ذیل کرتے ہین *

نقل عرضی اہل اسلام الہ آباد

ہم اہل اسلام رعایاے ملکہ عالیہ جو بود وباش اس ملک مین زیر حکومت جناب ملکہ ممدوحہ کے

مذہب کے باب مین عموماً اور اونکی شرع شریف کے احکام کی ابقا اور نفاذ کے
باب مین خصوصاً (جہان جہان کہ اونکو اب یہ باتین بخوبی حاصل ہین) تشویش
اور دہوکا پیدا ہونیوالا ہے اسلیے نازک اور باریک وقت مین جب لامحالہ بڑے بڑے
داناؤن کی دانائی کام نہین کرتے اور سلیم الفہم اور حلیم الطبع لوگون کو بہی جوش
تعصب مذہبی جادۂ اعتدال سے منحرف کرسکتا ہے) امنائے دولت حضور عالیہ
کی رفتار نصفت ہنجار ایسی پسندیدہ و سنجیدہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان اوسکے
منت پذیر اور شکرگزار ہین چونکہ ہندوستان کے مسلمانون کو بسبب اسکے
کہ اونکو بذریعہ سفر حج و زیارت اور عموم سیر و سیاحت کے اور علی الخصوص حضور
عالیہ کے مرحمت گستر اور دانش پرور مدبران سلطنت کی عطا کی ہوئی ڈاک اور تار برقی
اور کاغذ اخبار کے ذریعے سے صحیح خبرین جلد جلد پہونچنے کی سہولت و آسانی
حاصل ہے اسلیے اہل اسلام کی اور اور ریاستون کی رعایا کی نسبت یہ لوگ زیادہ تر رائے
صحیح دینے قرار دینے کی حیثیت اور قابلیت رکہتے ہین پس وہ اسبات کو ہرگز
بہول نہین سکتے کہ قوم انگلش کی صلاح و مشورت و حمایت و اعانت کے سبب سے
سالہائے دراز تک سلطنت سنیہ روم نے اپنے حقوق کو اطراف و جوانب
کے غنیمون کی دست اندازی سے محفوظ و مصئون رکہا ہے پس باوجود مشکلات درپیش
سلطنت روم کے (جو بلا شبہہ جلد دفع ہو جائینگے) ہمکو بہروسا ہے کہ سلطنت انگلشیہ
جسطرح برابر عمل کرتی آئی ہے اپنے قدیم شیوہ ائتلاف مابین الاقوام کو مطمح نظر رکہکر
اب بہی اسبات کی نہایت نگہداشت کریگی کہ حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ
اور ممالک ہندوستان کے مسلمانون کے حق مین (اگر رعایت بہی نہو) تو کوئی امر خلاف

اپنی سخیف حرکتون سے مددگارون کو بھی متفرق کر ڈالا ہے اور یہ ثبوت کو پونہچا یا
ہے کہ اونکو اپنی قوت بازو سے تو فرمان سلطانی کی مزاحمت کرنے کی رغبت ہے
اور نہ سکوت اور نہ صف معرکہ مین مقابلے پر ثابت قدم رہنے کی طاقت ہے اور
نہ قدرت اسیر ہی بعض لوگ ایسے ہین جو اس جنگ کو از خود اختتام ہو پہنچنے اور
آتش فتنہ کو خود بخود منطفی ہونے کیا دین گے بلکہ نائرہ تعصب و اختلاف مذہبی
اور عداوت قومی کو مشتعل کرکے یہی چاہتے ہین کہ ایک عام جنگ و جدال برپا
ہو جاوے جسکا مآل کیا ہوگا کسی فرد بشر کو پہلے سے معلوم نہین ہو سکتا اس پرانی
بحث و تکرار سلطنت مشرقی کو اختتام مین پونہچانے کے خیال سے متعصبان مذہبی
و ملکی کیا کیا نہ لاطائل منصوبے اپنے ذہنون مین لڑا رہے ہین الغرض اس
متبرک سلطنت مشرقی یعنی سلطنت علیہ روم کی بالفعل یہی کیفیت ہے جو مذکور ہوئی
اور اس سلطنت کے ساتھ تمام جہان کے تمام مسلمان بالطبع ہمدردی و دلسوزی کے
شریک ہین کیونکہ حضرت سلطان اعظم و شہنشاہ معظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کو قاطبۂ
اہل اسلام خادم حرمین شریفین اور حامی دین اور عتبات عالیات کی محافظ و آئین
سمجھتے ہین جنکی قیام دولت اور بقاے سلطنت کے لیے جمہور اہل اسلام پر دعاے
خیر کرنی واجب و لازم ہے اور سب سے بڑھکے یہ بات ہے کہ مخالفت دین
اسلام مین عیسائی ملکون مین جو کچھ جوش و خروش ہو رہے ہین اوس سے نہ صرف یہ کہ
اہل اسلام ہر متنفس کے اطمینان دلی مین خلل واقع ہوا ہے بلکہ تمام سلاطین اہل اسلام کو
اونکے اپنے اپنے حقوق و مقبوضات کے حفظ و سلامتی کے بارے مین اور
تمام رعایاے اہل اسلام کو (جس کسی جگہ کے باشندے ہون) اونکے دین و

اس امر کو کہ مدبران سلطنت عثمانیہ کو اوس سلطنت کے باجگزارون اور رعایا کے کس
بے انتہا درجہ کے حرکات ناشایستہ اور غضب انگیز سے اشتعال خاطر اور رنجیدگی
ہوئی ہے اور اون باجگزارون اور رعایا سے کیسے کیسے افعال پرنفرت ونفرین
صادر ہوے ہین عمداً وقصداً قلم انداز کیا ہے) خود اونہین اخبار نویسون نے
تصدیق اسبات کی کی ہے کہ بادشاہان ممالک خارجیہ بخلاف ورزی قانون مابین الاقوام
اور مخالفت صلح وآشتی فیمابین سلاطین ممالک بعضان کے (جسکی مضبوطی بذریعہ عہد و
پیمان قدیم کے ہے) اس جنگ مین سرگرمی کے ساتہ علانیہ شرکت رکہتے ہین بالیہمہ
ہم مسلمانون کو اس امر کا دریافت ہونا خاصتاً باعث تسکین وتسلی ہے کہ ایسے ایسے وقعات
وحادثات کی فرو کرنے کے لیے اہل اسلام کی بہادری اور اسلام کی مدبری مین کچہ
کمی نہین ہے اور اگرچہ اس اونیسوین صدی عیسوی کے زمانہ مین حال کے لوگون کے
طریق معاشرت اور طور اطوار پر نظر کرکے اور اس اونیس صدی کے اواخرین فرنگستانی
لوگون مین جن جن ترقیون کی دہوم مڑی ہوئی ہے اونپر لحاظ کرکے اسبات کی امید
جو مسلمانون سے تہی کہ اونہین بہی ویسے بادشاہان نامدار والا اقتدار جیسے حضرت
سلطان بایزید وحضرت سلطان مراد وحضرت سلطان محمود انار اللہ برہانہم
زمان سلف مین گزرے ہین پیدا ہونگے وہ حاصل نہین ہوتی ہے باوصف
اسکے ترکیون نے جیسے وہ برابر کرتی آئے ہین بڑی بڑی مشکلون او مخالفون کا
سامنا کرکے میدان جنگ مین پے درپے ظفریابی وفیروزمندی قابل تحسین حاصل
کی اور ممالک فرنگستان مین اپنے قدرت وجلادت اور شان وشوکت بادشاہانہ
کی شہادت پونہچائی ہے اور رعایاے باغی کا حال تو مسلم الثبوت ہے کہ اونہونے

نیاً بنیاً عرض حال کیا کرتے ہین) تمامتر اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ہمارے خیالات مختصر کو جو ایسے ایک امر سلطنت سے متعلق ہے جسکا اثر نہ صرف ملک ہندپر اور نہ صرف ممالک ایشیا پر بلکہ تمام عالم پر ہے بارگاہ فلک پایگاہ حضور عالیہ مین پیش کرتی ہین ہمکو یقین ہے کہ بحث و تکرار سلطنت مشرقی یعنی سلطنت علیہ روم (جو کہ اسی نام سے ممالک فرنگستان مین مشہور و معروف ہے) ایسی بحث و تکرار ہے کہ اسکے سبب سے اقوام ساکنین ممالک فرنگستان اور ساکنین اطراف بحر روم وقتاً فوقتاً تردد خاطر اور پریشانیون مین مبتلا بلکہ چند قوم کے لوگ خونخوارانہ جنگ و جدل مین مشغول رہا کرتے ہین اور اسکا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ سلطنت علیہ عثمانیہ کا خزانہ ایک ایک بار عرصۂ دراز تک صرف ہوتا جاتا ہے اور جس سیاست ملکی برابر فتور پڑتا جاتا ہے اصلاح احوال نظم و نسق کی کوششین بے سود اور رایگان ہوتی جاتی ہین اور جن جن قومون کے لوگ اوس سلطنت کی رعایا اور تابع ہین اونکی ترقی احوال کی تدبیرین عمل مین لاتے ہین حکام سلطنت عثمانیہ کا جی چھوٹ جاتا ہے چنانچہ اوسی قسم کے جنگ و جدل چند چند عرصہ کے بعد ایک ایک بار حادث ہوا کرتی ہے فی الحال یہہ مشرقی ممالک بیضمان مین ہے سلطنت سنیہ عثمانیہ مین یہ خانہ جنگی اونہین خانہ جنگیون مین سے ہے جنکی آتش افروزی بادشاہان ممالک غیر کی طمع ذاتی سے اور حاسدون کے حسد موروثی سے ہوئی ہے

خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانون کی میراث قدیمی (یعنی خود سلطنت حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ) فرنگستان مین ہے اور سپر یورش کرنے کے لیے حضرت سلطان کے دشمنون نے (جس یورش کا معلوم ہوتا ہے اونہون نے عزم بالجزم کرلیا ہے) اوس سلطنت کے انتظامات درونی کی مشکلون کو نہایت اچھا موقع اور

منقسم کرنے کے لیے روس کے شامل ہووین   اور عرضداران آن ملکۂ معظمہ مانند غریب و وفادار رعایا کے بطور خادمانہ ہمیشہ دست بدعا رہین گے

آفتاب دولت و اقبال ہمیشہ تابان و درخشان رہی

بعد اسکے مجروحان و یتیمان و بیوگان عساکر مجاہدین اسلام کے واسطے اعانت بطریق زرچندہ کرکے بھجوانے کی تجویز ہوئی قریب ایک لاکھ روپیہ ضلع بمبئی مین جمع ہوا اسمین سے بطور اقساط کے تیس چالیس ہزار روپیہ پہونچ گیا اور ماہ بماہ حسب تنا وصول ہوتا ہے انجمن اسلامیہ کی معرفت سے اور محمد حسین افندی شاہبندر سلطان روم مقیم بمبئی کے ذریعہ سے بھیجا جاتا ہے - اسی طرح شہر مدراس و شہر کلکتہ مین بھی انجمن اسلامیہ نے اس امر خیرات و مبرات مین سعی فرماکر باتفاق ہر ضلع سے لاکھہ دو لاکھہ روپیہ جمع کرکے بھیجنے کی تجویز جاری کردی ہے بلکہ لاہور و پنجاب و دہلی و حیدرآباد نظام و بڑودہ ملک گجرات وغیرہ علی العموم تمام ہندوستان کے قصبون و شہرون مین بھی اس امور خیر کا انتظام و اہتمام ہو رہا ہے خصوصاً شہر کلکتہ کی انجمن اسلام نے بھی ایک لاکھہ روپیہ سے زیادہ جمع کیا اور اہل کلکتہ نے جو عرضی لندن کو روانہ کی نقل اوسکی ذیل مین درج ہے

نقل عرضی اہل اسلام کلکتہ

حضور عالیہ ہم ہندوستان کے ہر طبقہ کے مسلمان لوگ جو حضور عالیہ کی رعایا ے اطاعت گزین ہین (اور جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہین) ہماری طرف سے اور ہمارے اون ہم مذہب جماعہ کثیر کی طرف سے جنکی جانب سے ہم اکثر اوقات امور فلاح عام

گذار رعیت کی بلا سبب معقول بھڑکائی ہوئی ہے اور جسکو ابتداءً وخفیہ طور سے
روسیون نے برپا کیا اور اب وے اسکی (لڑائی) ظاہراً معاونت کر رہی ہین
اِن مطلب سے کہ روسی) اپنے طمع آلود ارادون کو پیش لیجاوین اور دائعاً
اس لحاظ سے کہ جو خبرین علانیہ بیرحمی و ظلم کی درباب بلگریا کے پہیلی ہوئی
ہین وے بالکل ایک طرفہ اور نہایت درجے مبالغہ آمیز ہین اور جسمین سلطنت
ترک کسی وجہ سے شامل نہین ہے دفعہ ہشتم عرضداران آن ملکہ معظمہ کو
بخوبی یقین ہے کہ جن خیالات وارادون کو انہون نے بذریعہ عرضداشت ہذا
آن ملکہ معظمہ کے پیش کرنے کی نہایت غریبانہ طور سے جرأت کی ہے (اون
خیالات وارادون) مین کُل مسلمان رعایاے ہند شریک ہین لہٰذا (عرضداران
خود اپنی اور کُل مسلمان باشندگان ہند کی طرف سے نہایت عاجزانہ ومؤدبانہ
گذارش کرتے ہین کہ آن ملکہ معظمہ از روے کرم گستری سلطنت روم سے وہی
دوست پروری اور (ان معاملات مین) کنارہ کشی کا برتاو اجرا رکہین کہ جسپر
آن ملکۂ معظمہ کے وزرا کا آجتک عملدرآمد رہا ہے اور نیز (گذارش کرتے ہین)
کہ بسبب مبالغہ آمیز خبرون اور آن ملکۂ معظمہ کے انگلستان کے چند عیسوی
رعایا کے صلاح دینے سے جو کہ زمرۂ وزراے موجودہ سے مخالف ہین
آن ملکۂ معظمہ حکمت عملی مندرجۂ بالا مین تبدیل و تغیر نہ فرماوین اور ۱۸۵۶ عیسوی
کے عہدنامے مین مطابق دیگر ریاستون یورپ کے سلطنت ترک کے استقلال کی
ذمہ داری داخل ہے اوس (عہدنامے) کے صاف وصریح شرائط کے برخلاف
سلطنت سنیہ عثمانیہ کو ضعف پوہنچانے یا اوسکو جُدے جُدے حصون مین

لحاظ اپنے پر واجب ملکہ فرض جانتے ہین کہ بعجز و انکساری اپنے خیالات
و منصوبون کو جو درج عرضداشت ہذا ہوے ہین آن ملکہ معظمہ کے پیش کرین
(اس غرض سے) کہ آن ملکہ معظمہ اپنی نظر کرم گستری ملاحظہ فرماوین دفعہ ششم
تابعداران عرضگذاران ملکہ معظمہ جب جب دیکھتے ہین اور ضرور ساتہ ایک فخر و
اطمینان کے دیکھتے ہین کہ آن ملکہ معظمہ نے فیاضانہ طور سے خطاب شاہنشاہی
کے اختیار کرنے سے جو سراسر مطابق مرضی رعایاے ہند اور رواج قدیمہ کے
ہے رعایاے ہند کو ایک بڑی عزت بخشی اور اسنے زیادہ تر تعلق بڑہا یا ہے
تب تب عرضداران ملکہ معظمہ کی نزدیکی حاصل کرنے اور خدمت مین عرض گذارنے
مین دلیری حاصل ہوئی ہے اور زیادہ تر خاطر جمعی یہ ہوئی ہے کہ انکی عرضداشت
کی طرف آن ملکہ معظمہ فیاضانہ توجہ فرماوینگے دفعہ ہفتم لہذا عرضداران ملکہ
معظمہ نہایت عاجزانہ و مودبانہ (طور سے) اُمید کرتے ہین کہ آن ملکہ معظمہ اوس
حکمت عملی کو جائز نہ رکھین کہ جس کے اثر سے سلطنت سنیہ عثمانیہ جدے جدے
حصون مین منقسم ہو جاوے یا اسیطرح کا ضعف پر اثر آوے اولاً اس لحاظ سے
کہ آن ملکہ معظمہ کی سرکار او سلطنت ترک کے مابین ایک مدت کثیر سے رشتۂ اتحاد
جاری ہے ثانیاً اس وجہ سے کہ کئی کڑوڑ مسلمان رعایاے ہند او جستی خلقت
مسلمانون کی اس جہان مین بستی ہے اوسمین سے ایک بہت ہی بڑا حصہ کہ جسمین
چار کڑوڑ سے زیادہ آن ملکہ معظمہ کی رعایا ہے وے سب (اہل اسلام) سلطان
روم (خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ) کو اپنا پیشوا جانتے ہین ثالثاً اس جہت سے کہ عال
ضلع روم مین جو آتش جنگ سلگی ہوئی ہے وہ ایک سلطنت ترک کے خراج

غرض اسی لڑائیون کے درمیان سلطان مراد خان کی طبیعت مرض خفقان سے ناساز ہوئی ناچار امیرون وزیرون نے شیخ الاسلام سے متفق ہو کر سلطان مراد کو تخت سے اتارا اور تاریخ ۳۱ ماہ اگست کو سلطان عبدالحمید ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھلایا۔ واضح ہووے جب سلطان عبدالعزیز خان کے انتقال کا تار برقی اول شہر بمبئی کو پہونچا اوسی روز یہان کے اہل اسلام نے مساجدون مین روشنی اور مجالس مولود خوانی وغیرہ مراسم تعزیت سلطان مرحوم کے اور مراتب تہنیت سلطان مراد کے تخت نشینی بجالائے خصوصاً مسجد نواب ایاز کے دروازہ گنبد پر ایسی روشنی ہوئی تہی اور اژدحام عام کہ نہ کبہی دیکہا نہ سنا تھا بعد اسکے تمام بلاد ہندوستان مین یہ مراسم تعزیت و تہنیت و ہمدردی و اتفاق خادم الحرمین الشریفین کے باب مین عمل کیا گیا بعد ازان انجمن اسلامیہ بمبئی جناب معلے القاب ناخدا محمد علی صاحب روگھی دام اقبالہ کے مکان مین منعقد ہوئی اراکین انجمن کی صلاح سے جامع مسجد مین تمام اہل اسلام خاص و عام کو مدعو کر کے قیصر ہند ملکہ معظمہ انگلستان کو ایک عریضہ لکہا گیا اوسپر سب اہل اسلام کے دستخط قریب دس ہزار کے ہوئے چنانچہ

نقل اوس عرضی کی ذیل مین لکہی جاتی ہے

نقل عرضی اہل اسلام بمبئی

بخدمت قوی شوکت جلالت شاہنشاہی ملکہ معظمہ انگلستان و شہنشاہ ہندوستان

کوین وکٹوریا دام اجلالہا و قام اقبالہا

اہل سرویہ وہان سے گہربار چہوڑ اسٹریا وروما نیا کی طرف نکل گیے ۲۱ گست کو
بموزسے باب سرعسکری مین اسطرح تار برقی پر خبر آئی کہ مصطفے صفوت پاشا
جو ولغراد مین ہے وہ تاریخ مذکور کو نواحی بانیا و نودی پار روس کیطرف گیا اور اوسکے
ساتہ چند ملیٹن اور کچہ والنٹیر تہے تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے سرویہ والونکا
تین ہزار لشکر دکہائی دیا کہ اون کے پاس دو توپین بہی تہین صفوت پاشا نے لشکر
ہمراہی کو مطابق قواعد لشکری کے تین حصے کیے اور اونپر حملہ آور ہوا پانچ گلاک
تک لڑائی ہوتی رہی آخرش سرویہ والے پہاڑ پر سے اوتر بہاگ گیے اور لشکر سلطانی
اونکا تعاقب کرتا ہوا مقام تہروانہ تک پونہچا وہان سے الیسی بندوقون کی ٹہلاک
ماری کہ تین سو باغی مرے اور تین سو نہر مین ڈوب کر مر گیے اور باغیون کے لشکر کا نشان
بہی چہین لیا گیا اور سو بندوقین مع اسباب وسامان حرب او تیس صندوق بارود
سے بہرے ہوے لشکر اسلام کے ہاتھ آئے ۲۶ گست کو باغیون کے ساتہ
شہر جو کا پر قریب دریاے ٹیمک کے عثمان پاشا نے مقابلہ کیا لشکر سلطانی کے
دو ملیٹن اور ایک سو سوار ترک اور دو سو سوار چرکس ہمراہ تہے اور سرویہ کے
چار ہزار آدمی تہے دو گلاک بازار جنگ گرم رہا سرویہ والے ہزیمت کہا کر بہاگ گیے
اور ڈیڑہ سو آدمی سرویہ کے مارے گیے اور تین سو زخمی ہوے ۲۹ اگست کو
عبد الکریم پاشا کی طرف سے صدر اعظم کو یون تار برقی آیا کہ ۲۹ تاریخ ماہ مذکور
کو باغیان سرویہ قلعہ الکسیناج سے لشکر سلطانی پر حملہ کرنے کے ارادہ سے
نکلے لشکر سلطانی سے اونکا مقابلہ ہوا اس مین ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار سے
زیادہ باغیان سرویہ واصل جہنم ہوے اور باقی شکست فاش کہا کر قلعے مین جا چہپے

سب آمین آمین کہنے لگے کہ ہم سب راضی ہین اور یہان سے اوٹھکر سب لوگون
نے سلطان مراد کی خدمت مین ہونچکر بیعت کی اور مبارکباد دی پھر چار روز وزیر
محل کشلطاش کی طرف گیے اور سلطان عبدالعزیز خان سے ملاقات کرنی چاہی
سلطان مرحوم اوسوقت سوتے تھے پاو گھنٹے تک انتظار کیا پھر محل کے اندر بغیر
اجازت کے داخل ہوگیے اور سلطان سے کہا کہ قوم عثمانیہ نے آپ کو معزول
کیا اسلیے کہ مصلحت وقت یہی ہے سلطان نے یہ فرمایا کہ تم لوگ کیا میرے
عزل کو سہل جانتے ہو اونہون نے یہ کہا کہ آپ ملاحظہ تو فرماوین یہ محل کو کسنے
گھیر رکھا ہے اور یہ فوج سب کی مرضی کے موافق بلکہ بہیجی ہوئی ہے سلطان نے
پوچھا میرا خلیفہ تمنے کسکو کیا اونہون نے کہا سلطان مراد کو جو کہ از روے شرع
شریف کے وارث سلطنت ہین اب آپ محل طوپقپو مین تشریف لیجاسیے اور وہان
اقامت فرماییے سلطان اس محل سے نکلکر ایک کشتی مین سوار ہوے اور اونکی والدہ
ماجدہ دوسری کشتی مین سوار ہوئین اولاد سلطان مرحوم کی تیسری کشتی مین سوار ہوئین
اور محل مذکور کو نو بجے صبح کے روانہ ہوے سلطنت عثمانیہ مین یہ سانحہ بھی قابل
ارقام گذرا ہے کہ جب سلطان مرحوم معزول ہوے اور محل طوپقپو مین تشریف
لیگیے خیالات فاسدہ اونکے دماغ مین جمع ہوے چنانچہ اتوار کی شب کو اونکی
آنکھ نہ لگی نہایت بیقرار رہے صبحکو حمام مین موافق عادت کے گیے پھر وہان سے
باغ کی سیر کو چلے گیے پہر وہان سے گھر واپس آئے پہر دوبارہ باغ کو گیے
الغرض عالم باوجود اتنی وسعت کے اونپر تنگ ہوگیا تھا کسیطرح چین نہین پڑتی
تھی کبھی دل آسمان بالا پر جاتا تھا کبھی زمین کے مدارج کو طے کرتا تھا غرض اسی

جمع کیا تہا فوج کے زر بقیہ کے ایک حصے کو بیباق کیا اور اخراجات مین بہت تخفیف
کی جو کوئی اسکے زمانے مین استنبول کو گیا اوسنے انتظام مملکت کی تعریف کرتا تھا او
اس سلطان کے زمانے مین ایک بہاری کام یہ ہوا کہ نہر سویز اور اوسکے دایرہ وسایر
کی زمین اہالیان فرانس کے قبض و تصرف سے بچی نہین نہین بلکہ تمام مصر بجا اہالیان
فرانس نہر تیار کرانے کے حیلے اور بہانے سے بحیثیت حکام کے اہل مصر سے پیش آنے
سے اور بالجبر لوگون سے نہر کا کام لیتے تھے جناب سلطان نے ان برائیون کو
دور کروایا اور فرانس کی امید کو بالکل زایل کردیا حاصل کلام اس بادشاہ نے بہت سے
عمدہ اور اچھے کام اپنے زمانہ مین کیے اور کشتی سلطنت کو خوفناک ورطہ ہلاکت سے
بچا کر کنارہ سلامتی پر لایا اگرچہ کہ سلطان موصوف کے زمانے مین سرکار عثمانیہ کو قرض
تازہ لینے کی ضرورت پڑی لیکن وہ روپیہ جنگی جہازون کی خرید اور فوج کی آراستگی
اور تیاری آہنی سڑکون وغیرہ مین اور عمارات کی تعمیر و آرایش مین صرف ہوا اگر
جن یوروپین لوگون کو سلطان نے امانتدار سمجھکر متفرق کامون کا ٹھیکہ دیا تھا سو انہین
بد ذاتون نے دغا اور دہوکے سے کڑوڑہا روپیہ کا خرچ بتلا کر بہت روپیہ
ہضم کر گیے علاوہ اسکے سلطنت عثمانیہ قبل اس سلطان کی تخت نشینی کے مقروض
تہی اور جنگ کریمیا کے سبب اور سلطان عبد المجید خان کی فضولی کے باعث ملک
نادار اور خزانہ خالی ہوگیا تھا اگرچہ سلاطین یورپ نے جو کہ جنگ مذکور مین اپنے ذاتی
فواید بچانے کے لیئے اور خود غرضی کے سبب آپ ہو کر سلطان عبد المجید خان کو مدد
دی سوا اگر از روی انصاف کے روسیون سے جنگ کی اخراجات دلا دیتے تو سرکار
عثمانیہ نادار نہوتی اور قوم ترک کو بے اعتبار نہ کہا جاتا لیکن ہر نہ ملنے کے باعث سرکار

بنوائین ستون بھی نقشی پتھر کے اور چھت چوب ساج سے مستحکم اور عمدہ بنائی گئی طول
اسکا ایکسو ساٹھ اور عرض ایکسو پچاس ہاتھ کا کیا اور دروازے جیسے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے زمانے مین چھہ تھے ویسے ہی چھہ رکھے یہ تعمیر ماہ محرم سنہ ۱۷ ہجری مین
ظہور پائی بعدہ خلیفہ ولید بن عبد الملک بن مروان نے اپنے عہد مین مسجد مذکور کا طول
دو سو ہاتھ کا اور عرض ایکسو ساٹھ ہاتھ کا بنوایا دیوارون پر طلاکاری کروائی اور
محراب و مینار بنوائے اور یہ کام عمر بن عبد العزیز عامل مدینہ منورہ کے اہتمام سے
سنہ ۹۱ ہجریہ مین جلوہ افروز ہوا تھا. خلافت بنی امیہ مین کچھ افزونی نہین ہوئی بعدہ
ابو جعفر المنصور خلیفہ بنی عباسیہ نے مسجد نبوی کو علی صاحبہا الف التحیۃ والثنا بہت
وسیع کیا صحن اور عمارات مدرسہ کتاب خانہ رباط وغیرہ بنوائے پھر سنہ ۱۶۱ ہجریہ مین
ابو عبد اللہ المہدی خلیفہ بغداد نے مسجد شریف کو وسیع کرنے کا حکم کیا اور پختہ
نہایت سقف عمدہ مضبوط بنوائی سنہ ۶۵۴ ہجریہ مین وہان کے فراش ابو بکر بن اوحد کے
غفلت سے کہ چراغدانون کے روشن رکھنے مین ہوئی تھی اسلیے سقف چوبی وغیرہ
مین آگ لگی بڑا نقصان ہوا تھا پھر معتصم باللہ خلیفہ بغداد نے سنہ ۶۵۵ ہجریہ مین تعمیر از سر نو
شروع کی بعد ملک منصور نے ملک مصر سے بہت اسباب تعمیر روانہ کیا اور ملک مظفر
شمس الدین والی یمن نے باب السلام کی چھت بہت عمدہ بنوائی اسی عرصے مین ملک
منصور معزول ہوگیا اور سیف الدین والی مصر نے بہت اسباب اور معمار بھجوائے اور
چاہا کہ عمارت وسیع کرے اسی مدت مین سنہ ۶۵۸ ہجریہ کو وہ مقتول ہوا بعد ازان ملک ظاہر
رکن الدین مصر کا حاکم ہوا اسنے عمارت مسجد نبوی مین بڑا اہتمام کیا صناعون کو مصر سے
روانہ کیا لاکھون دینار خرچ کرکے باب الرحمۃ سے باب النسا تک تمام سقف پختہ سنگین

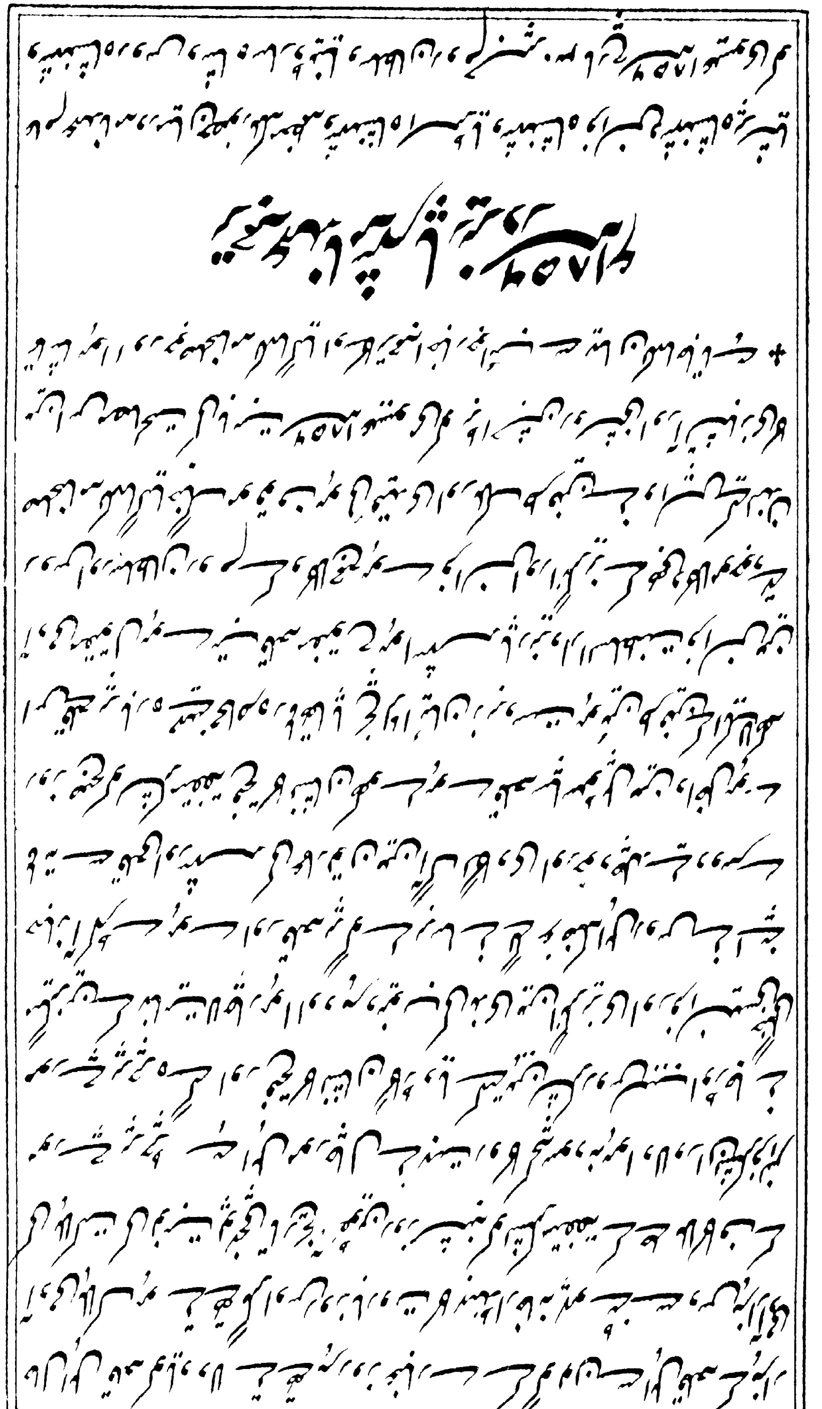
بنوائی

کرین گے اور جبتک اون سلطنتون کے درمیان پہلے سے اتفاق نہو جاوے اوسوقت تک
بذریعہ فوج کے دست اندازی نہین ہو سکتی ہے **اٹھائیسوین شرط** صوبہ
سرویا اون شاہی خطوط کے [illegible] جنکے روسے اوسکے حقوق اور آزادی قرار دیگئی ہے
سلطان روم کا تابع رہیگا اور روے آیندہ سے تمام معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کی ذمہ داری
مین ہوگا اسوجہ سے صوبہ مذکور کا آزادانہ اور قومی انتظام اور نیز مذہبی پرستش
اور قانون بنانے اور تجارت اور جہاز رانی کے باب مین اوسکی کامل آزادی قایم رہیگی
اونتیسوین شرط سلطنت روم کا حق نسبت رکھنے فوج کے جیسا کہ قوانین سابقہ
کے روسے قرار پایا ہے بحال رکھا گیا مگر جبتک کہ معاہدہ کرنیوالی سلطنتہاے اعلے
کی رضامندی بہ پیشتر سے حاصل نہو جاوے اوسوقت تک سرویا مین بذریعہ فوج کے
دست اندازی نہین ہو سکتی ہے **تیسوین شرط** حضور شہنشاہ روس اور سلطان روم
نے اپنی ممالک واقع ایشیا کی حالت کو جیسے کہ وہ نااتفاقی سے پہلے قانوناً تھی بدستور
قایم رکھا ہر ایک قسم کی مختص المقام تنازع کے انسداد کی غرض سے سرحد کی لین کی
تصدیق کیجاویگی اور بشرط ضرورت اوسکی اصلاح اسطرح کیجاویگی کہ کسی فریق کو
بلحاظ ملک کے کچھ نقصان نہ پہونچے اس مقصد کے واسطے ایک مرکب کمیشن جسمین
دو کمشنر روس کیجانب سے اور دو کمشنر سلطنت عثمانیہ کی جانب سے اور ایک کمشنر
سلطنت انگلستان کیطرف سے اور ایک کمشنر فرانس کیجانب سے شامل ہوگا۔
روس اور سلطنت روم کے درمیان تعلقات سفارت کے از سر نو قایم ہونے کے
بعد فوراً موقع پر بھیجی جاویگی اور عہدنامہ حال کی تصدیق کے بعد کمیشن مذکور کی
کارروائی آٹھ مہینے کے اندر ختم ہو جاویگی **اکتیسوین شرط** جن ملکون پر زمانہ جنگ مین

حضور

جو جہازون پر موجود ہو پولیس اور کوارنٹاین کے قاعدے جو اون سلطنتون کی حفاظت کے
واسطے قایم کیا جاوے جو اوس دریا سے علیحدہ ہوتے ہون یا جنمین ہو کر وہ گذرتا
ہو اسیطرح پر وہ بناے جاوینگے کہ جہازون کی آمد و رفت مین حتے الامکان سہولت ہو۔
اس قسم کے قاعدون کے سوا اور قسم کی مزاحمت آزادانہ جہازرانی کی نسبت نہین کیجاویگی
سولھوین شرط انتظام مجوزہ شرط مندرجہ صدر کے تعمیل کے نظر سے ایک کمیشن
جسمین گریٹ برٹن اور اسٹریا اور فرانس اور پروشیا اور روس اور ترکی ہر ایک کی جانب سے
ایک ایک وکیل ہوگا اون کامون کی تجویز کرنے اور اوسکے سرانجام کے واسطے
متعین کیجاویگی جو مقام اسیٹیا کے نیچے دریاے ڈنیوب کے دہانون اور نیز سمندر کے
قرب و جوار کے مقامات کو اسطرح پر صاف کرنے کے واسطے ضروری ہین کہ وہ حتی الامکان
جہازرانی کے واسطے نہایت درست ہو جاوین اس قسم کے کامون اور نیز اون
عملون کے اخراجات کی حاصل کرنے کی غرض سے جو دریاے ڈنیوب کے دہانون پر
جہازرانی کی حفاظت اور سہولت کی واسطے مطلوب ہون معین محصولات مناسب شرح
کے ساتہ جنکو کمیشن کثرت راے سے قرار دے اس خاص شرط پر لیے جاوینگے کہ
اسباب مین اور نیز ہر ایک معاملے مین تمام قومون کے جھنڈون کی مراعات کامل برابر
کے اصول پر کیجاوے **سترھوین شرط** ایک کمیشن مقرر کیجاویگی اور اوسمین اسٹریا
اور بویریا اور سلطنت روم اور ورٹمبرگ کا ایک ایک وکیل شامل ہوگا اور اونمین ڈنیوب کی
تین ریاستون کیجانب سے کمشنر زیادہ کیے جاوینگے جنکے تقرر کو سلطان روم منظور
کرلین یہ کمیٹی دوامی ہوگی اور وہ مندرجہ ذیل کام کریگی **اول** وہ جہازرانی اور دریا کے
پولیس کے قواعد مرتب کریگی **دوم** وہ اون مزاحمتون کو رفع کریگی (اگرچہ وہ کسی قسم کے

ہون



اہل حلب نے ابراہیم کا استقبال کیا اور حلب مین لائے ابراہیم وہان سے انطاکیہ کی طرف چلا اور حسین پاشا سے لڑائی کی سلطان نے احوال ابراہیم کا سنکر رشید پاشا صدر اعظم کو لشکر رومی کے ہمراہ روانہ کیا ابراہیم پاشا متوجہ رشید پاشا کے ہوے اور شہر قونیہ کے اطراف مین صف جنگ باندہی تمام روز توپ و بندوق چلتی رہی وقت شب کو صدر نے سرداران لشکر کے خیمے پر حملہ کرنا چاہا نمک حرام لوگون نے اوسکو قید کیا اور ابراہیم کے پاس لیگئے ابراہیم نے بڑی عزت و احترام کی اور قسطنطینہ جانے کی اجازت دی سلطان نے پھر فوج جمع کرکے ۱۲۵۵ھ ہجری مین حافظ پاشا کے ساتہ ابراہیم پاشا پر بھیجا ابراہیم نے خبر پاکر اوسکا استقبال کیا اثنای راہ مین ایک دوسرے سے ملاقات ہوگئی اور جنگ شروع ہوئی حافظ پاشا نے ابراہیم کو ہزیمت دی اور اپنے خیمہ گاہ مین چلا گیا ابراہیم نے ایک ٹیکڑی پر توپین لگا سپاہ شاہی پر چلائین حافظ پاشا نے شکست کھائی ہنوز یہ قصہ جاری تھا کہ ۱۵ ذیحجہ ۱۲۵۵ھ ہجری مین سلطان کا انتقال ہوا بتیس ۳۲ برس اسنے سلطنت کی اور یہ خبر سات روز کے بعد انتقال ہونے اوسکے دار السلطنت مین معلوم ہوئی

۳۱ ذکر سلطان عبدالمجید خان

بعد وفات پانے اپنے باپ کے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور لشکر دمشق و شام پر تادیب اور تنبیہ ابراہیم پاشا فرمانروای دمشق اور محمد علی پاشا والی مصر کے لیے بھیجا بخت مجید کی یاوری سے اطاعت قبول کی فتنہ و فساد جاتا رہا سلطان نے نصاری کے سلاطین سے صلح کی اپنے ملک مین تمام سپاہ کو نصاری کے قوانین جنگ تعلیم کیے

این

حاکم ارض روم کو قید خانے مین رکھا اور حسین پاشا جو شہر شوملا مین تھا فوج ہمراہ
لے حینہ بار فوج دشمن پر حملہ کیا آخرش ۱۲۴۵ھ ہجری مین ایم برا طور روسی ایک لاکہ ساٹھ
ہزار فوج سے شہر ادرنہ مین آیا اور بزور ملک کو دبا لیا سلطان کے تمام سردار اور
امرا متفکر ہوے اور صلح کے لیئے ایلچی بھیجا آخر سال مین صلح ہوئی روس نے قیصر کے
شہرون کو چھوڑ دیا اور واپس اپنے ملک کو چلا گیا سلطان پھر آبادی اور آرایش
فوج و سامان جنگی کی طرف متوجہ ہوے اور محمد علی پاشا والی مصر سے خراج مانگا
محمد علی پاشا نے نہ دیا اور جواب لکھا کہ زر لشکر کشی مین خرچ ہوگیا میری پاس
کچھ نہین ہے اندنونمین فرانسیس نے وقت فرصت پاکر بعض جزایر عرب پر قبضہ کیا
طاہر پاشا اوسکے استخلاص مین گیئے اور بی مراد وہان سے واپس آئے ۱۲۴۷ھ ہجری
مین جبکہ سلطان اپنے خانگی اور اصلاح لشکر وغیرہ امور سلطنت مین مصروف تھا
محمد علی پاشا نے اپنے فرزند ابراہیم پاشا کو تیس ہزار فوج دیکر شہر عکہ پر بھیجا
اور دریا کے راستے سے بھی کئی جنگی جہاز روانہ کر دیے سلطان اس حال کے سن نے
سے غصے مین آیا اور حسین پاشا کو حکم مقابلے مین جانے کا ہوا ابراہیم پاشا قبل آنے
فوج سلطانی کے عکہ و صیدا و بیروت کو فتح کر کے دمشق شام کی طرف گیا اور
علی پاشا والی دمشق کو شکست دیکر دمشق کو قبضہ مین لایا اور وہان سے شہر حمص کو گیا
محمد پاشا والی حلب سے جو بحکم سلطانی مقابلے مین آیا تھا لڑائی شروع ہوئی دونون جانب سے
ہزارہا سپاہی مارے گئے آخرش والی حلب نے شکست پائی اور حسین پاشا کے ساتھ
ملگیا دونون سردار حلب مین آے اہل حلب نے انکو دیکھ گھرون کے دروازے
بند کر دیے پھر یہ دونون مجبور ہو کر انطاکیہ کی طرف چلے گئے ابراہیم حلب مین داخل ہوا

اور اپنے باپ محمد علی پاشا کے پاس مصر مین لایا محمد علی پاشا نے اوسکو اسلام بول
کیطرف روانہ کیا سلطان نے تمام ساکنان شہر کے روبرو اوسکی گردن ماری اور
بسبب کہ سن وضعف بدن کے یوسف پاشا کو عہدہ وزارت سے نکالکر اوسکی جگہہ پر
احمد پاشا کو معین کیا احمد پاشا نے سپاہ دلاور کے ہمراہ شہر رستچک پر جو روس نے
قبضہ کرلیا تھا حملہ کیا بعد سخت لڑائی کے فتح کیا اور چند منزل تک پیچھا کرتا ہوا خوب
روسیون کو ہزیمت دی ١٢٢٧ ہجری مین روس اور روم کے درمیان صلح ہوئی ١٢٢٨
ہجری مین والی سرویہ نے فساد کیا جب پاشا نے اوسکو تنبیہ و تادیب کی تب عہدنامہ
ہوا اور صلح قایم کی گئی ١٢٣١ ہجری مین جبکہ سلطان اور قوم اروام کے ساتھ جنگ ہوئی
محمد علی میرزا فرزند فتح علیشاہ قاچار جو ایران کا بادشاہ تھا (فتح علی شاہ کی سات سو
لڑکے تھے اور ڈاڑہی اسکی گز بھر لمبی تھی) قیصر کے ملک پر لشکرکشی کی اور بغداد کو
لینا چاہا طبراق اور قرص وغیرہ مین لڑائیان ہوئین کہ بیان اوسکا بسبب طول کے
چھوڑ دیا گیا مگر اونہین دنون مین محمد علی میرزا بادشاہ ایران نے وفات پائی اسی سبب سے
اہل عجم کا ارادہ ناتمام رہا ١٢٣٢ ہجری مین بھی سلطان اور کئی باغیون کے ساتھ چند بار
لڑائی ہوئی مگر سلطان ہمیشہ اونپر غالب ہوتا رہا اور ١٢٣٦ ہجری مین اروام نے شہر مورہ کے
اہل اسلام پر حملہ کیا اور بہت شخصون کو مارا نیک چری اس واقعہ کو سنکے تمام قوم اروام کو
جو استنبول مین سکونت پذیر تھے مار ڈالا اور اروام کے پادری کو سولی پر لٹکا دیا
جسنے اپنی قوم اروام کو خط لکھکر آتش فساد مشتعل کی تھی اور سلطان نے فرمان
بنام محمد علی پاشا والی مصر لکھہ بھیجا محمد علی پاشا نے اپنے لڑکے ابراہیم پاشا کو فوج
بحری دیکر اروام پر روانہ کردیا ابراہیم پاشا نے وہان فتح پائی اور بہت زر و جواہر

اجازت طلب کی محمود نے قبول نکیا اور کہا کہ مین کیونکر اوسکے قتل کا حکم کرون اور
اوسکے ارادہ کے منع کرنے پر قادر ہون منیب افندی نے بہت سمجہایا اور کہا کہ
اخبار مین آیا ہے اِذَا اجْتَمَعَ الْخَلِیْفَتَانِ فَاقْتُلُوْا اَحَدَهُمَا یعنی جسوقت کہ جمع ہون
دو خلیفہ مارڈالو تم اونمین سے کسی ایک کو سلطان نے یہ بات سنکر منہ پہیر لیا اور کچہ
جواب ندیا منیب نے کہا سکوت بہی عین رضا ہے اوسی وقت بستانجی باشی کو مصطفے
کے قتل کرنے کا اشارہ کیا بستانجی مصطفے کے گہر آیا مصطفے بستانجی کو دیکہکر کسی
گوشے مین مکان کے چہپ گیا بستانجی بعد تفحص کے اوسکو ڈہونڈ نکالا اور سر کو
کاٹ لیا اور علما نے جب یہ دیکہا کہ منیب کو دیر ہوگئی تمام علما و فضلا ینگ چری کے
سرداروں کے ساتہ سلطان محمود کے حضور مین آئے تا یک زبان ہوکر مصطفے کے
قتل کرنے کی سعی و کوشش کرین یکایک مصطفے کی نعش کو لوگ محمود کے پاس لائے سلطان
بہت رویا اور فرمایا کہ آج مین بہائی کے غم مین نہایت گرفتار ہون تمام علما طول عمر اور
ترقی اقبال کی دعا کرنے لگے اور تعزیت کرکے سلطان کو تسلی دی اور اسی سال مین
مسکوب بہی لشکر لیکر ملک روم مین آیا اور چند شہر اور قلعے فتح کر لئے ۱۲۲۶ہجری مین
سلیمان پاشا حاکم بغداد باغی ہوا سلطان نے خالد افندی کو لشکر دیکر اوسپر روانہ کیا
خالد نے سلیمان کو قتل کیا اور اسی طرح اس سال مین بہت کشت و خون ہوا چنانچہ
اوسی سال عبداللہ بن سعود وہابی مردود کے دماغ مین سلطنت کے لینے کا خبط سمایا اپنے
مریدون کو لے نجد اور تہامہ وغیرہ بلاد عرب مین بڑا فساد کیا سلطان نے محمد علی پاشا
والی مصر کو اوسکی تنبیہ و تادیب کے لئے لکہا محمد علی پاشا نے اپنے لڑکے ترسم پاشا کو
فوج ترک دیکر عبداللہ وہابی پر روانہ کیا ترسم پاشا نے بڑی دلاوری سے عبداللہ کو قید کیا

سنہ ۱۲۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۶ عیسوی مین جلوس کیا ارباب سیر لکھتے ہین کہ روس کی فوج
یہ خبر سنکر حدود فلاق اور بغدان مین داخل ہوئی اور کسی نے فوج روس کو نزو کا سلطان نے
سلطنت کا کاروبار جزئی و کلی مفتی درموسے پاشا کے سپرد کیا اور بعد چند روز کے موسے کو
معزول کر کے طیار پاشا کو اوسکی جای پر مقرر کیا بونا پاٹ سلیم خان کے معزول ہونے کی
خبر سنکر بہت متاسف ہوا اور روس کے ساتہ اپنی دوستی بڑہائی بادشاہ لندن کا وکیل
سلطان کے پاس آیا اور خیر خواہی اور دوستی اپنے بادشاہ کی جتانی لگا مفتی اور طیار پاشا
سے کچہ نقاص ہو گیا طیار پاشا شہر روشچک کو چلا گیا اور وہان کے حاکم مصطفے بیرقدار سے
ملا اور مفتی باستعانت قپنچی کل سلطنت کا مدار المہام بنا اور فراغبالی سے مسند حکومت
روم پر بیٹہا مصطفے بیرقدار فوج روم سے کمال دشمنی رکہتا جب طیار پاشا سے ملگیا اسکو
سے صلح کی اور اسلام بول پر عزم کیا اور ربیع افندی کو فرو چلبی مصطفے پاشا کی پاس بہیجکر اپنا
تمام راز کہلوایا چلبی نے حسب دلخواہ اوسکے جواب لکہا اور مفتی اور سرداران ینی کو
معزول کرنے مین اپنی رای شامل کی بیرقدار مع اپنے لشکر کے شہر ادرنہ مین آیا تمام
سپاہیان ینگ چری بیرقدار کے آنے سے تشویش مین پڑے بیرقدار نے بیرون
شہر سے قوم ینکچری کو کہلا بہیجا کہ ہم بہی تمہاری مدد کے لیے آئی ہین قوم ینکچری نے
اپنے دل سے فکر کو محو کر دیا بیرقدار نے آ کے بیرون شہر خیمہ لگایا اور ینکچری کے
سرداروں سے کہا کہ مین نے روس کے ساتہ صلح کی تم قسطنطنیہ جاو اور فوج معقول
بسر کردگی حاجی علی آغا کے سایر قلاع بوغاز اور حصون خلیج قسطنطنیہ پر روانہ کی ہے
تا وے قپنچی کے قتل کی فکر کرین حاجی علی نہایت مدبر تہا بآسانی فتحیاب ہو کر اسلام
بول مین جا قپنچی کو اپنے ساتہ ملایا رات کے وقت چار شخصون کے ہمراہ قپنچی کے

شریک کیا لیس اس فتح نمایان سے روم کی سلطنت مین بڑی دہوم دہام ہوئی جب تک سعود زندہ رہا باوصف ظہور شکست فاحش کے اپنی جہالت سے لڑتا رہا آخرش مرگیا اسکے بعد لوگون نے عبداللہ بن مسعود کو اپنا امام بنایا مگر بعض بعض نے اس سے انکار کیا ترسم پاشا بن محمد علی پاشا مصر نے عبداللہ کو شکست فاش دیکے قید کرلیا اور بیڑیان پہنا کر دار السلطنت قسطنطنیہ کو روانہ کیا وہان اسکی گردن ماری گئی اور بہت سے وہابی مذہب کے عقیدہ والے جو اسکے پیرو تھے مارے گئے لیکن چونکہ جب اونہون نے ترک کی شمشیر دیکھی بلّی کی طرح دبک کر خاموش ہوگئے اور ملکون مین نکل گئے الغرض چند سال کے بعد ہندوستان مین بھی وہابی مذہب کے پیرو پھیل گئے خدا انہون کو ہدایت دے اور اونکے شر سے اہل سنت وجماعت کو بچاوے اور ہمیشہ اپنے سایہ رحمت مین رکھے

ذکر سلطان مصطفی خان رابع

یہ سلطان عبدالحمید خان کا فرزند ہے جب یہ سلطان مصطفے خان نے تخت سلطنت پر جلوس کیا مفتی بہت خوش ہوا اور سردارون قوم یمق اور ینک چری نے نذرانہ دیے اور سلطان کے لیے سب نے دعا کی توپون کی سلامی سر ہوئی اور تمام رعایا اس سلطان کی تخت پر بیٹھنے سے بہت شادان ہوئی اور مفتی میدان مین آکے جاکر تمام لوگون کو سلطان کے منادی سنادی اور سلطان یہ وعدہ کرتا ہے کہ لشکر جدید کو جلد نکالونگا اور عسکر قدیم کا جو روزینہ ہے وہی مقرر رکھونگا سپاہیون نے جب یہ بات سنی بہت خوش ہوئے سپاہیان جدید انتظام مایوس ہوکر ملک سلطانی مین دور دور بھاگ گئے اور آفت سے نجات پائی ولادت اس سلطان کی سنہ ۱۱۹۳ ہجری مین ہوئی اور تخت سلطنت پر

بھی مار ڈالین گے سبب خیر خواہی سلطان کے پانون پر گر پڑا اور کہا کہ مین نے اپنی
جان تیرے پانون پر فدا کی مجھکو اونکے حوالے کر کہ آتش فتنہ بجھی اور مین بھی مشرف
بشہادت ہون سلطان نے بچشم نمناک و سینہ چاک جلاد کی طرف اشارہ کیا جلاد نے
بیتابی کو قتل کرکے بالای بام سے مجمع عام باغیان مین ڈالا باغیون نے اوسکی
نعش کو وہان سے لیجا کے اون سردارون مقتول کے برابر پھینک دیا اور خوشی کے
پھر موسے پاشا اور مفتی عطا اللہ افندی شیخ الاسلام جو باغیون کے ساتھ شامل تھے
اونہون نے ینک چری اور رمیق کے سردارون سے کہا کہ اب اس بادشاہ کا تخت پر
قائم رکھنا نہ چاہیے کسلیئے کہ اب یہ ہمارا دشمن جانی ہو گیا ہے جب قابو پاویگا ہمکو قتل
کریگا قیفچی فی الفور میدان مین گیا جہان وہ لاشین مردہ سردارون کی پڑی تھین انگشت
سے اشارہ کرکے بآواز بلند سپاہ سے مخاطب ہوا کہ ای گروہ دشمنان تم قتل ہوے
اب تمکو تسکین ہوئی یا نہین اور سلطان نے بھی ہمسے وعدہ واسطے موقوف کرنے فوج
جدید کے کیا ہے پس پھر ہمکو کیا خطرہ ہے اور آہستہ زبان سے کہا کہ یہ بادشاہ ہمارا
دشمن ہے کبھو راضی نہ ہوویگا مین مفتی سے فتوی لیون سپاہ نے مفتی سے کہا کہ
جو بادشاہ خلاف قرآن کام کرے اوسکو شاہی کرنا درست ہے یا نہین مفتی نے کہا
ہرگز درست نہین قیفچی نے جواب سنتے ہی اعلام کیا تمام سپاہ نے پکارا کہ بادشاہ
بے دین کو تخت سے اوٹھاو اور مصطفے کو قید خانے سے نکالکر تخت سلطنت پر
بٹھلاو مفتی اپنے دلمین بہت خوش ہوا اور ظاہر افسوس کیا کہ سلطان نے خود کو فراموش
کیا کہ مین امیر المومنین ہون اور اسلام کی کچھ بزرگی نہ کی اور سپاہ اسلام کو کافر کا لباس
پہنایا آخر بقہر الٰہی بلا مین گرفتار ہوا قیفچی نے مفتی سے کہا کہ تم محل شاہی مین جاو اور

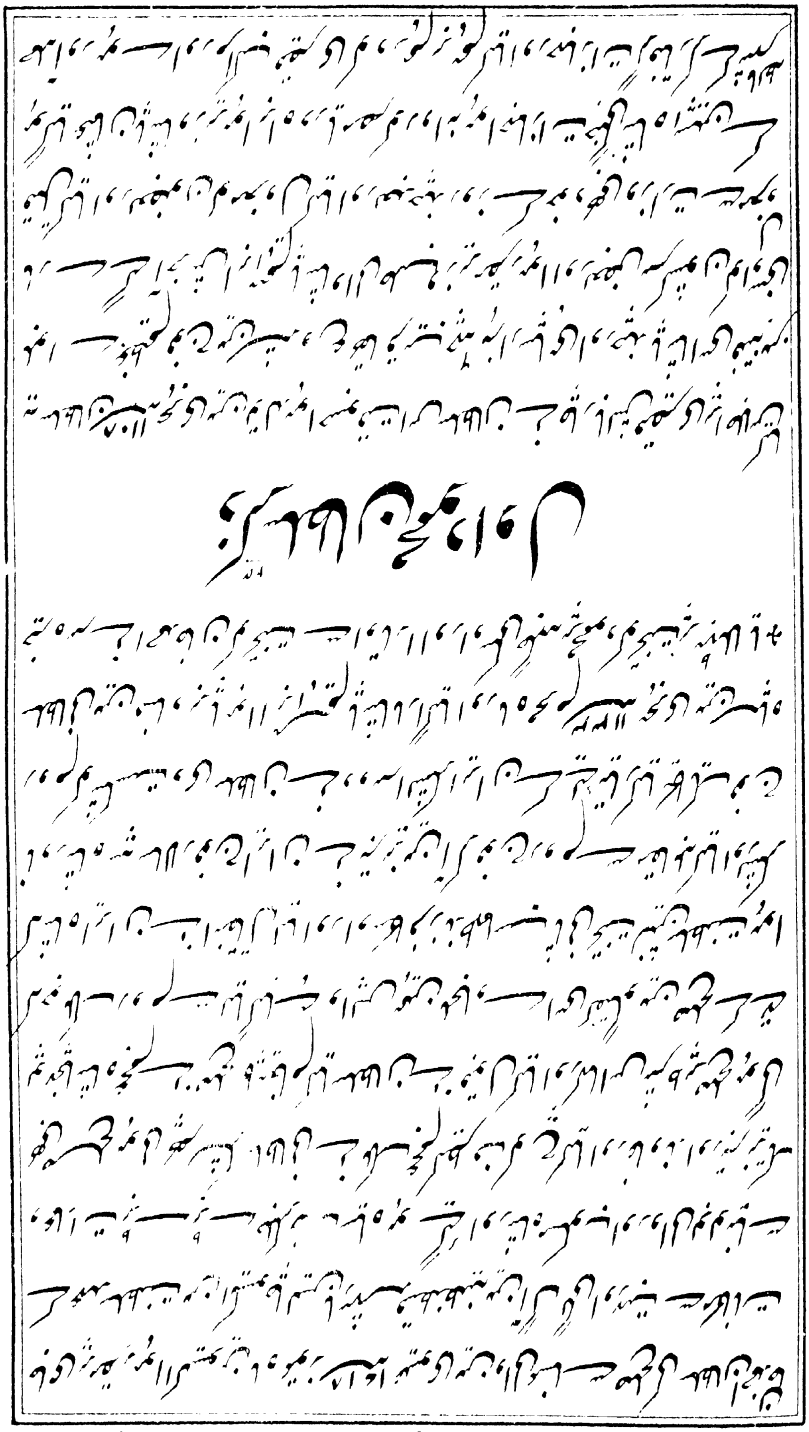
بلا

ذکر[۲۵] سلطان عثمان خان ثالث

عثمان خان ثالث سلطان مصطفے خان ثانی کا لڑکا ہے اور محمود اول کا بھائی ہوتا ہے
یہ ۱۱۱۲ ہجری مین تولد ہوا اور قید خانے مین پڑا رہا تھا ۱۱۶۷ ہجری مین تخت
سلطنت پر جلوس کیا ہمیشہ گوشہ نشینی مین رہتا سعید افندی کو اسنے وزیر بنایا
اور افواج سلطانی کی سرداروں سے ڈرتا مبادا اولاد سلطان احمد خان ثالث کو تخت شاہی
پر نہ بٹھاوین اسی سبب سے اس سلطان نے محمد اور بایزید اور آرخان کو قتل کیا اور
۱۱۶۹ ہجری مین اس سلطان کے عہد دولت مین دو ثلث شہر قسطنطنیہ کا جلگیا اور
۱۱۷۱ ہجری مین سعید افندی کو موقوف کیا محمد راغب پاشا کو وزیر بنایا اور اوسی
ایام مین پندرہوین صفر ۱۱۷۱ ہجری کو تین برس سلطنت کرکے جامع عثمانی کو
جسکی محمود اول نے بنا ڈالی تھی تمام کیا اور خود وفات پائی

ذکر[۲۶] سلطان مصطفے خان ثالث

اس سلطان نے تخت سلطنت پر جلوس فرماکر اپنے وزیر راغب پاشا کے ساتھ
اپنی بہن صالحہ سلطان کا عقد کیا یہ وزیر بڑا صاحب دستور تھا ہمیشہ جہاد کرنے کا
ارادہ رکھتا مگر عمر نے وفا نہ کی جلد انتقال کیا اوسکی جگہہ پر حمزہ پاشا وزیر ہوا بعد
چھہ مہینے کے یہ وزیر بھی کسی سبب سے معزول ہوا اور اوسکی جای مصطفے پاشا وزیر
ہوا یہ بھی ڈیڑہ برس اپنی وزارت پر قایم رہکر کسی افعال شنیعہ کے سبب معزول ہوا
اسکی جگہہ پر حسن زادہ محمد پاشا وزیر ہوا بعد تین مہینے کے یہ بھی موقوف ہوا اسکی جگہہ



بھی ناراض ہوکر معزول کیا سلیمان پاشا کو وزیر مقرر کیا اور فرمان دیا کہ کارلوس کو
اوسکے ملک مین پونہچا واور اوسکے مصارف کو خزانہ شاہی سے دلو کارلوس نے
دس لاکھ روپیہ طلب کیا روپیہ خزانہ شاہی سے دیے گئے پھر گیارہ لاکھ روپیہ
اور مانگے سلیمان پاشا خفا ہوکر اپنے لشکر کو حکم کیا کہ کارلوس کو جبراً ملک قیصر سی
نکالدو اوسوقت کارلوس کے پاس بہی تین سو جوان پیادہ تھے چھبیس ہزار فوج
روم کے ساتھ ان قلیل سپاہیون نے مقابلہ کیا اور کارلوس گرفتار ہوا سلیمان نے
اوسکو قلعہ رمیدطاش مین قید رکھا بعد چند روز کے شہر دموتیکا کو بھیجدیا سلطان نے
اوسکے خرچ کے لیے درماہہ معین کیا اور سلیمان پاشا کو اس قصور سے کہ اوسنے
بی حکم زیادتی کی تھی موقوف کیا اور ابراہیم پاشا کو اوسکی جگہہ مقرر کیا بعد اکیس روز
کے ابراہیم پاشا کو بھی معزول کرکے اوسکی جگہہ پر علی پاشا کو مامور کیا کارلوس
حسب الطلب اپنی ہمشیرہ کے عازم سویدہ ہوا قیصر نے بعزت تمام اوسکو اجازت دی
اور اوسکے ہمراہ چھہ سو جاوش دیے اور آٹھہ گھوڑے بازین مرصع و قبا و شمشیر
جواہر نگار اوسکو عطا کی بارہوین ماہ تشرین اول ۱۱۲۶ ہجری کو رخصت کیا کارلوس
بہی نہایت مشکور منت ہوکے اپنے ملک کو آیا اور ۱۱۲۷ ہجری مین فوج شاہی
اکثر بلاد و جزائر بنادقہ پر فتحیاب ہوئی والی نمسا نے پھر عہد شکنی کی اور لشکر سلطانی
کے ساتھ لڑائی کی علی پاشا مارا گیا فوج نے شکست کھائی خلیل پاشا والی بغداد
وزیر مقرر ہوا قسطنطنیہ سے شہر اورنتہ کو آیا وہان سے بلغراد کو پونہچا اور سپاہ
نمسا سے لڑائی کی وہان ہزیمت پائی اس سبب سے معزول کیا گیا اسکی جای پر
محمد پاشا وزیر ہوے بعد آٹھہ مہینے کے یہ بھی موقوف ہوا ابراہیم پاشا کا داماد اوسکے

جنگ مین انتقال کیا شاہ لنڈن و ہولنڈ درمیان مین آکر ۲۶ رجب سنہ ۱۱۱۵ ہجری مطابق ۲۶ کانون دوم سنہ ۱۶۹۶ عیسوی سلطان اور شاہ نمسا سے صلح کروادی سلطان ہشتم اور نہ کو آیا جینا. روز سیر و شکار کے قسطنطنیہ مین داخل ہوا سرداران فوج صلح کرنے سے سلطان کے شاہ نمسا کے ساتہ ناراض ہوے اور سلطان سے باغی ہوے اس سلطان نے جب یہ رنگ سلطنت کا بدلا دیکہا اوسیوقت اپنے بھائی احمد خان کو تخت سلطنت اور تاج سپرد کیا اور خود ترک سلطنت کرکے اپنی جان ادا سے بچالی

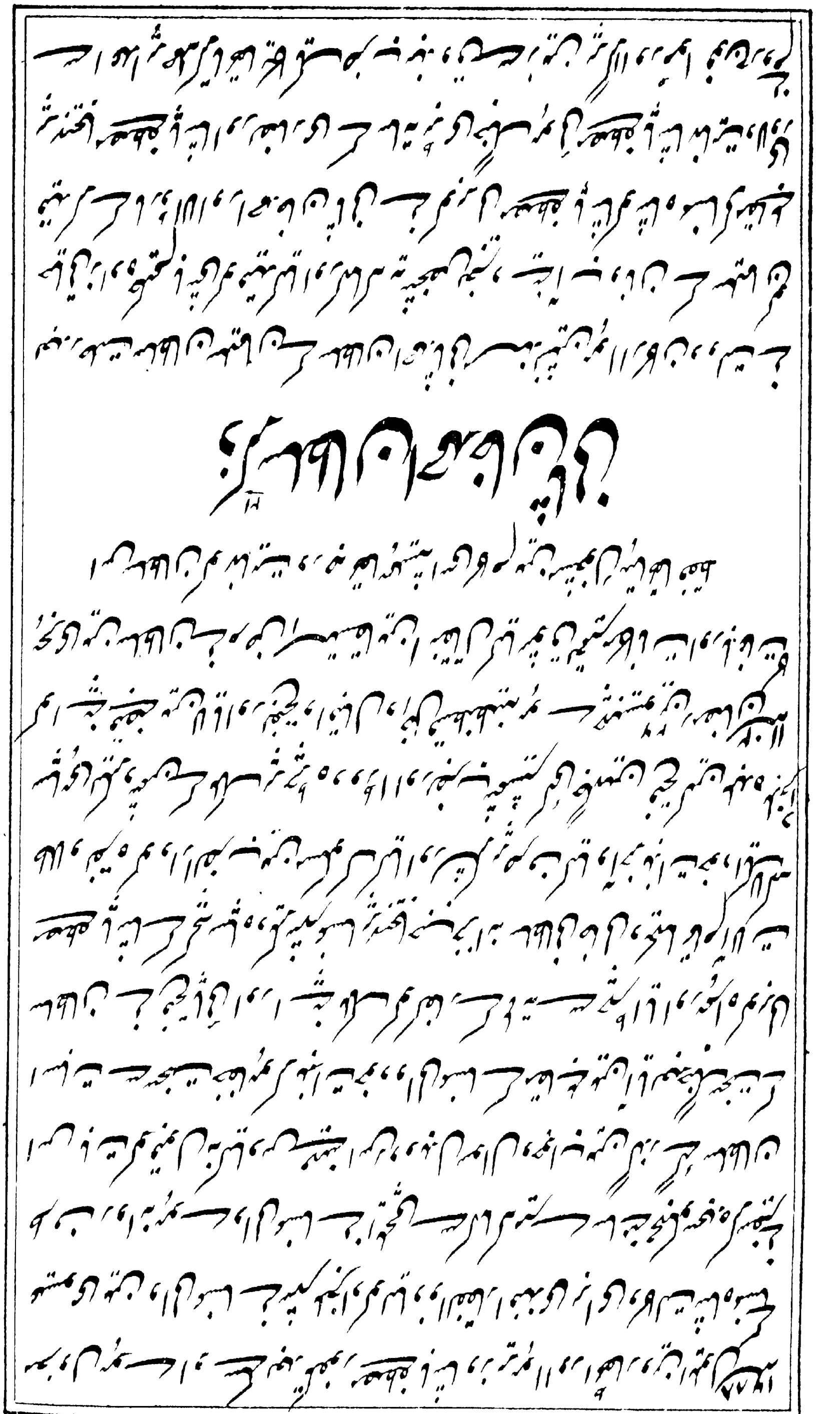
ذکر سلطان احمد خان ثالث

عمر اس سلطان کی تیس برس کی تھی جب تخت سلطنت پر بیٹھا اور بڑا سردار فیض اللہ افندی شیخ الاسلام کو قتل کیا اور بعضے مفسدین سلطنت کو مارا اور بعضون کو معزول کیا مدت قلیل مین چند پاشا کو وزیر بنایا جسکو نا کارہ دیکہتا اوسکو موقوف کرتا تھا آخر شہ علی پاشا کو وزیر مستقل کیا اور سنہ ۱۱۱۵ ہجری مین نصاری پر جہاد کیا اور اونکو مغلوب کیا اور سنہ ۱۱۲۱ ہجری مین شاہان نصاری کے درمیان سخت لڑائی ہوئی بطرس شاہ مسکوب کارلوس شاہ سوئیڈن پر غالب آیا کارلوس نے سلطان کے یہان آکر پناہ لی شاہ مسکوب (یعنی روس) نے سلطان کو واسطے پناہ نادینے کارلوس کے لکھا محمد پاشا بحکم سلطان واسطے تادیب اور تنبیہ شاہ مسکوب کے چلا اور لڑائی کرکے غالب ہوگیا اور پھر صلح کرکے وہان سے پیچھے آیا سلطان کو صلح منظور نہوئی محمد پاشا کو معزول کیا اور اوسکی جای پر یوسف پاشا منصوب ہوا آخر سنہ ۱۷۱۶ عیسوی مین ایک صلحنامہ قیصر روم اور شاہ مسکوب کے ساتھ ۲۵ سال کے لیے لکھا قیصر پاشا یوسف سے

ذکر سلطان مصطفیٰ خان ثانی

یہ سلطان محمد خان چہارم کا فرزند ہے یہ بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہی فرمان جاری کیا کہ
بندون کو چاہئے کہ لازم نہین ہے کہ اپنے گھر و نمین آرام و عیش کرین کسلیے کہ دشمن
اسلام تمام ملک اسلام کے آس پاس ہوگئے ہین میرے اجداد بھی ہمیشہ جہاد
کرتے تھے مین بہی مانند باپ اپنے کے کافرون کے ساتہ مقابلہ کرنے کو چاہتا ہون
ای مسلمانون میری اطاعت کرو چنانچہ حسین پاشا کو بعد چند روز کے جہازات جنگی
دیکر نصاری کے مقاتلہ کے لیے بہیجا حسین پاشا نے بڑی جرأت سے بحر ابیض مین
نصاری پر غالب ہوا اور جزیرہ سافس کو ہاتہ کیا اور خود لشکر روم کے ہمراہ اگر والی
نمسا سے جنگ کی اونکو شکست دی اور اونکی توپخانے اور اکثر قلاع کو اپنے
قبضے مین لایا موسم سرما کے درمیان شہر ازون مین اقامت گزین تھا اوایل گرما
مین فوج جرار واسطے دفع دشمن والی نمسا کے بہیجی اور فتح پائی اور نصاری کو اکثر
اسیر کیا اور توپخانے اونکے لشوکت تمام لیکر داخل قسطنطنیہ ہوا ناگاہ اوسوقت خبر
آئی کہ مسکو یعنے روس نے قلعہ ازوف کو محاصرہ کیا ہے سلطان نے اوسی وقت
دفع دشمن کے لیے لشکر جرار تیار کرکے روانہ کیا فوج شاہی نے وہان ایسا محاربہ گرم کیا
کہ تیس ہزار روسی مارا گیا اور رومی فتح پاکر پیچھے پھرے من بعد سلطان ایک لاکھ
فوج ہمراہ لیکر خود واسطے مقاتلہ والی نمسا کے چلا بعد جنگ سخت وہان سے اپنے
دار السلطنت کو واپس آیا پھر یہ خبر سنی کہ والی نمسا کچھ فوج جمع کر رہا ہے
سلطان بذات خود روانہ ہوا اور الماس پاشا کو اوسپر آگے روانہ کیا الماس پاشا نے

ہزیمت کہائی مگر اونہین دنون مین لشکر بحری نصاری پر غالب آگیا اور نصاری مغلوب
ہو گئے علی پاشا کو وزارت دی وہ نہایت بدمزاج اور پرغصہ تہا لوگ متنفر ہوئے
سلطان نے اوسکو معزول کرکے جزیرہ قبرس کو بہیجا حاجی علی پاشا والی حلب کو
وزیر مقرر کیا سنہ ۱۱۰۴ ہجری مین بڑی آتش زدگی ہوئی کہ شہر قسطنطنیہ کا بالکل جلگیا
تہا اور حاجی علی پاشا اپنے عہدہ وزارت سے موقوف کئے گئے اور ایک شخص
مسمی مصطفے سلطنت کا وزیر بنا شاہ نمسا نے فرصت پاکر بلدہ بلغراد کو محاصرہ
کیا پانچوین ذیقعدہ سال مذکور کو فوج گران اسلام بول سے روانہ ہوئی شاہ
نمسا نے خبر ورود عساکر سلطانیہ کی پاکر محاصرہ کو اوٹہالیا اور شاہ لندن وہولنڈ
نے قیصر روم و والی نمسا سے صلح کروائی اوڑہ محرم سنہ ۱۱۰۵ ہجری مین پہر قسطنطنیہ
مین آگ لگی ایک حصہ شہر کا بالکل خاک سیاہ ہوگیا مصطفے پاشا کو وزارت سے
معزول کیا اوسکی جگہ پر احمد پاشا وزیر مقرر ہوا اس شخص نے بالکل ممانعت کلی کردی
کہ نصاری نے لباس رنگین اور کفش زرد اور کلاہ سمور ہرگز نہین پہننا اور گھوڑے پر
سوار ہونا کالے کپڑے ہمیشہ پہنا کرین اور گدہے پر سواری کرین اسلیے کہ مسلمان اور
کافر مین تفاوت معلوم ہوا کرے بعد چند روز کے احمد پاشا معزول ہوا اور سورلی
علی پاشا والی طرابلس شام خدمت وزارت پر منسوب ہوئے دوسری ماہ کانون
سنہ ۱۶۹۱ عیسوی مطابق ۱۲ ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۱۰۶ ہجری مین مرض استسقا کے
درمیان احمد خان ثانی کا بہی انتقال ہوا تین برس آٹہ مہینے اس بادشاہ نے سلطنت
کی یہ بادشاہ بڑا فاضل خوشنویس تہا اور سیر وشکار اور راگ
ورنگ کی طرف کمال محبت رکہتا تہا +



خبر پاکی بہت خوش ہوے اور فوج قیصر کے خیمون مین آکر بہت سا مال متاع
لوٹ لیا سلطان روم اس بات سے مصطفے پاشا پر نہایت خفا ہوا اور اوسکو
وزارت سے معزول کیا ابراہیم پاشا کو اپنا وزیر بنایا پوپ نصاری نے سلطان
کے مقابل لڑنے کو تمام نصاری کو تحریص دی جابجا اہل اسلام اور نصاری سے
لڑائی ہونے لگی اور ہر ایک جگہہ پر نصاری کا غلبہ ہونے لگا سلطان نے
حیران ہوکر ابراہیم پاشا کو وزیری سے معزول کیا اور اوسکی جای سلیمان پاشا کو
منصوب کیا بارہوین ماہ آب ۱۶۸۷ عیسوی کو سلیمان پاشا واسطے مقاتلہ نصاری
کے گیا اور میدان جنگ سے بھاگ کر قسطنطنیہ کو واپس آیا سلطان نے اوسکو
قتل کیا اور سیاوش پاشا کو وزیر بنایا یہ تمام سال سلطانی ملک مین نہایت خراب
گذرا پھر سپاہ ینگ چری بھی سلطان سے ناراض ہو فتنہ برپا کرنے کا ارادہ کیا
سلطان نے فوراً یہ حالت دیکھکر اپنے بھائی سلیمان خان ثانی کو تخت نشین
کیا اور خود گوشہ نشین ہوا اور بجز سیر و شکار کے اور کوئی کام پسند نہین کرتا

ذکر سلطان سلیمان خان ثانی

یہ سلطان ۱۰۵۲ ہجری مین تولد ہوا اور ۱۰۹۹ ہجری مین تخت نشین ہوا بعد جلوس
اس سلطان کے سپاہ خودسر نے سیاوش پاشا کو اوسکے گھر کی دہلیز پر قتل کیا اور
تین سو شخص اور بھی مارے گئے فیمابین سرداروں کے بڑی سخت لڑائی ہوتی
ہر طرف سے نصاری نے غلبہ کیا اور کوئی دشمن کو نہ ہٹا سکا القصہ بعد مارے جانے
سیاوش پاشا کے اوسجگہ اسماعیل پاشا وزیر مقرر ہوا اور بعد تین مہینے کے

معتقد تھے روپیہ دیکر قید خانے مین جاتے اور اوسکے قدم بوس ہوتے تھے
سلطان محمد واسطے ملاقات کے گیا اور اوس سے کہا کہ مین تیرا امتحان کرتا
ہون مسیح کذاب یہ سنکر سلطان محمد کے پانو پر گر پڑا اور معافی چاہی سلطان نے
اوسکے قتل کا حکم دیا وہ مسیح کذاب مسلمان ہوا اور ہمراہی اوسکے بہت سے
عیسائی بہی مسلمان ہوے اسیطرح ایک اور شخص نے دعوی کیا کہ مہدی موعود
ہون وہ بہی مارا گیا اور سنہ ۱۶۶۴ عیسوی مطابق سنہ ۱۰۷۴ ہجری مین تیسری رمضان کو
سلطان احمد پسر سلطان محمد پیدا ہوا محل مین بہت خوشی ہوئی اور سنہ ۱۰۹۲ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۸۱ عیسوی کو احمد پاشا نے اس دنیاے فانیہ سے کوچ کیا یہ وزیر پندرہ
بیس برس چھے مہینے وزارت کی اوسکی جگہہ پر مصطفے پاشا وزیر مقرر ہوا اور
سلطان بعزم ملک گیری ایک لاکھ پچاس ہزار فوج لیکر چلا اور مصطفے پاشا کو
واسطے لینے شہر فینا جو ملک والی نمسا کا ہے بہیجا مصطفے پاشا نے ملک
نصاری مین خوب شمشیر اسلام بجائی اور چالیس ہزار کا فرقید مین لایا اور شہر
فینا کو محاصرہ کیا پینسٹھ دن تک شب و روز گولہ مارتا تھا اور اودہر سے
گولے مارے جاتے تھے غرض مصطفے پاشا نے ایسے گولے لگاے کہ شہر
کی عمارات بیشمار منہدم ہوگئین اور خوب لڑائی مچی اور حاکم فینا نے قوم نصاری سے
سے مدد طلب کی بارہوین ایلول سنہ ۱۶۸۳ عیسوی کو اسی ہزار لشکر نصاری کا کمک کو
آیا کہتے ہین کہ ایسی گولے وباروت اوڑے کہ آسمان پر غبار چھا گیا اور ہزارون
آدمی طرفین کے مارے گئے جب شام ہوئی سپاہ اپنے اپنے خیمون مین چلی آئی
سپاہ روم نہایت خستہ حال تھی نیمشب کو خفیہ وہانسے جلدی صبح کو نصاری نے

اوسکے مرنے پر بہت افسوس کیا اور اوس سے کہا کہ مجھکو کچھ وصیت کرو نہینے
جواب دیا کہ امور مملکت مین ہرگز عورتون کا دخل نچاہیے اور سلطان کو بھی
عورتون کی صحبت سے احتراز چاہیے اور اپنے سپاہیون کو راضی رکھنا چاہیے
اور ہرگز سپاہی کو کم نکرنا ملکہ اور بڑھانا اور ہمیشہ جہاد اسلام نصاری پر کیا کرنا
اور انکو کبھی مہلت نہ دینا القصہ سلطان نے بعد رحلت اوسکے احمد پاشا پسر وزیر
مرحوم کو اپنا وزیر بنایا یہ شخص بھی نہایت بیدار مغز اور عاقل ہوشیار تھا سلطنت کا
کام سرانجام دیتا رہا ماہ ذیحجہ سنہ ۱۰۷۶ ہجری مین قلعۂ کرید کو لینے کے لیے روانہ ہوا
پانچوین جمادی الاولے سنہ ۱۰۷۷ ہجری کو متصل قلعے کے پونہچا اس قلعے پر ۲۲
بائیس سال سے فوج قیصر کی پی در پے یورش کرتی تھی لیکن بسبب استواری
قلعے کے اور اخراجات جنگ سے فتح نکر سکے احمد پاشا نے اوس قلعے کا محاصرہ
کیا اور توپ داغنا شروع کی ستائیس ماہ ایلول سنہ ۱۶۶۹ عیسوی کو اہالی قلعہ نے
عاجز آکر امان طلب کی اور بچشم گریان جبراً و قہراً قلعے کو خالی کر دیا احمد پاشا نے
قرین فتح و نصرت کے سلطان کے پاس گیا اور اسی سال یعنی سنہ [illegible] ہجری مین ملک
روم مین بڑی خرابی ہوگئی ورا سے جنگ پے در پے زلزلہ آئے اور کئی
شہرون کو تباہ کر ڈالا یہانتک کہ بڑے بڑے پہاڑ پھٹ گئے اور مرض
طاعون سے ہزارون آدمی ہلاک ہوے اور شلیم یعنی بیت المقدس مین ایک
یہودی نے دعوی کیا کہ مین مسیح ابن مریم ہون ہزارون لوگ اوسکے مطیع ہوے
حاکم بیت المقدس نے یہ سنا اوسکے پکڑنے کا ارادہ کیا مسیح جدید خود بھاگ
بول گیا صدر اعظم احمد پاشا نے یہ خبر پاتے ہی اوسکو قید کیا عیسائی لوگ جو اوسکے

اپنے تول سے تا وقت جلوس گھوڑے پر نہ بیٹھا تھا تخت رواں پر بٹھلا کے مسجد ایوب مین لیگئے اور شمشیر اوسکے کمر سے باندہی اور توپون کی سلامی سرہوئی یہ بادشاہ کے جسم پر تمام چیچک کے داغ اور نہایت ضعیف العقل تھا اونتیس برس کی عمر ترسندہ مزاج بدون زنانی صحبت کے اور کچھ سلیقہ نہ جانتا تھا پانسو بچاس کنیزک پری چہرہ اپنے محل مین جمع کین اور عیش و عشرت مین بسر کی اور کاروبار سلطنت اپنی والدہ کے اور وزراے سلطنت کے سپرد کیا وزرانے بڑی خیر خواہی سے سلطنت کو قائم رکھا سنہ ١٠٥٥ ہجری مطابق سنہ ١٦٤٥ عیسوی مین نصاری نے مراکب قیصری کو ایذا و تکلیف پونہچائی چارسو جنگی جہاز واسطے تادیب کفار کے قسطنطنیہ سے جزیرہ مالطہ کیطرف راہی ہوے اور ساتہ فتح و نصرت کے بازگشت کیا اور سنہ ١٠٥٦ ہجری مین نصاری سے بہت لڑائیان ہوئین اور بحسن تدبیر ارکان سلطنت فتحیاب ہوے مگر سردارون نے سلطان اور اوسکے وزیر احمد پاشا کو لذات جسمانی مین پایا اور ارادہ سلطان کے قتل کا کیا ابراہیم نے اونکو بہت زر دیکر اپنی جان بچائی افسران فوج نے سلطان ابراہیم کے فرزند سات مہینے کی عمر والے کو اپنا سلطان بنایا اور ابراہیم کو محلسرا مین قید کردیا بعد دس روز کے بعض سردارون نے ابراہیم کو باہر لانے کی تجویز کی جن افسرون نے سلطان ابراہیم کو قید کیا تہا اونہون نے ٢٨ رجب سنہ ١٠٥٨ ہجری مین بعمر ٣٤ برس کے سلطان ابراہیم کو قتل کیا یہ بادشاہ

تخت سلطنت پر

نو سال رہا

واپس گیا وہان بعارضۂ بخار بیمار ہوکر اپنے چہوٹے بہائی ابراہیم کے قتل کا حکم
دیا والدہ نے اوسکو چہپایا اور سلطان مراد چہارم کو اوسکے قتل کی خبر پونہچائی سلطان
نے حضار محفل کو اوسکی نعش دیکھنے کو فرمایا وہان ایک حکیم معالج تہا اوسنی سلطان سے
کہا کہ مردے کا دیکہنا تمکو نہایت ضرر پونہچاویگا غرض حکیم نے سلطان کو وہ نعش
نہ دکہائی سلطان نے اوسی روز نوین ماہ شباط ۱۶۴۰ عیسوی مطابق ۱۶ شوال
سنہ ۱۰۴۹ ہجری مین انتقال کیا اس سلطان کی عمر ۳۵ برس کی تھی اور ۱۷ برس
تخت نشین رہا اس بادشاہ کو گھوڑے کی سواری کا نہایت شوق تہا آٹھ سو گھوڑے
تیز رفتار صبا کردار بیش قیمت اسکے خاص طویلے مین ہمیشہ بندہے رہتے تھے

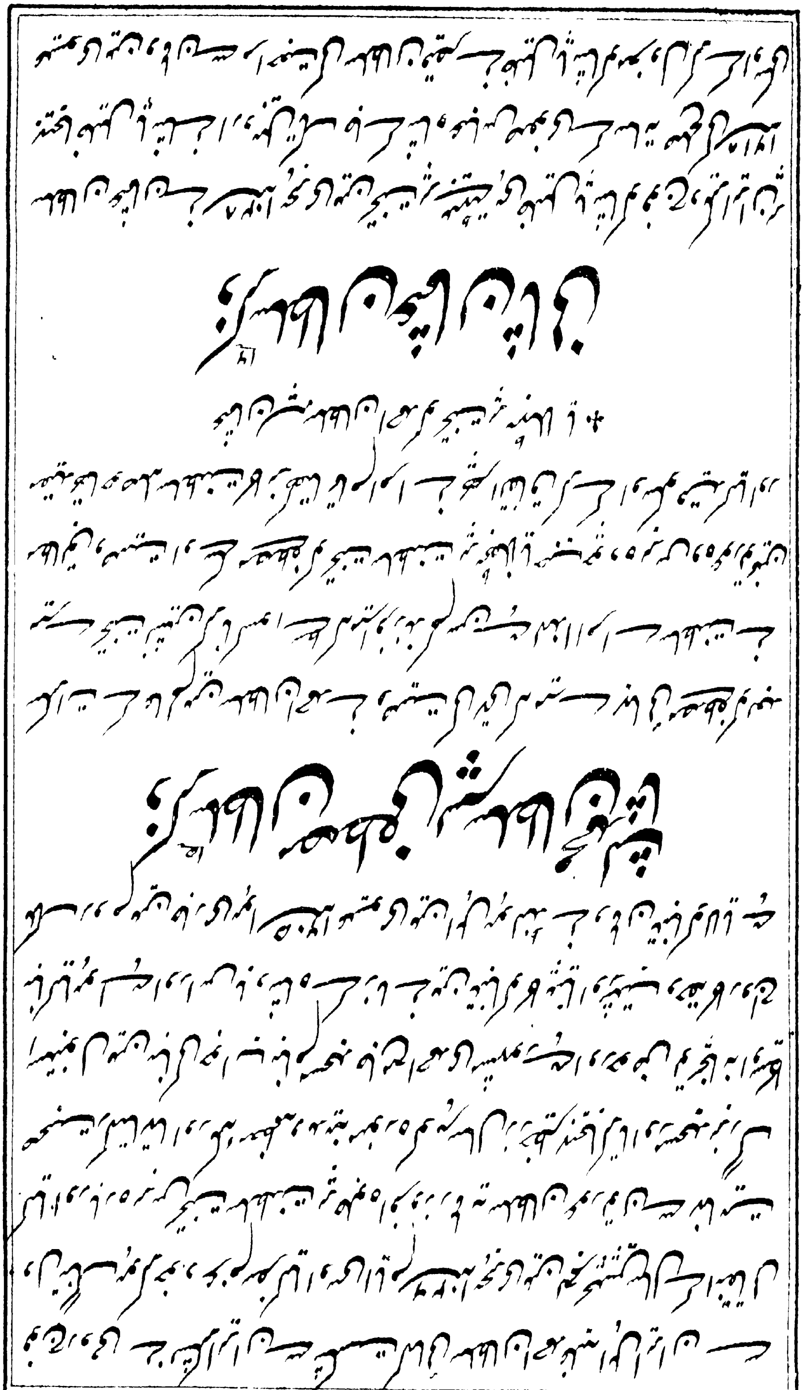
ذکر سلطان ابراہیم خان

بعد مرنے سلطان مراد چہارم کے تمام امراے سلطنت اسکے بہائی ابراہیم کے پاس گئے
جو حرم سرا مین قید تہا امراون نے کہا کہ تمہارا بہائی سلطان مراد چہارم وفات کرگیا اب
اب تم تخت نشین سلطنت ہو ابراہیم اپنے دلمین بہت ہراسان ہوگیا اور جانا کہ میرے
بھائی نے میرا ما فی الضمیر دریافت کرنے کے لیئے یہ حیلہ کیا ہے اوسی وقت امراکو یہ
جواب دیا کہ مین نے دنیا کو ترک کردیا ہے مجہکو سلطنت سے کچہ کام نہین ہے
لوگ واسطے اطمینان اوسکے سلطان مراد کی نعش اوسکے سامنے لائے اوسنے
نعش کو دیکہا دفن کا حکم دیا جنازۂ مراد کو مانند سلاطین کیان کے قبرستان مین لیگئے
اور تمام فوج و لشکر اورا اوسکے گھوڑے کوتل مع زینہاے عمدہ اوسکے جنازے کے
ساتھ تھے پھر سرداروں نے ابراہیم کو قید خانے سے نکالا اور کبھی ابراہیم

ذکر سلطان مراد خان رابع

روز دوم جلوس کے بعد مراد چہارم نے حسب قاعدہ جامع ایوب مین جاکر شمشیر کمر سے باندہی اور لشکر بزرگ جمع کر کے بغداد پر بہیجا مگر بغداد کو شاہ عجم کے ہاتہ سے لے نہ سکا مقامات مختلف پر فیما بین بہت سخت لڑائیان ہوتی رہین آخرش فوج روم بعد جنگ ہولناک کے بغداد پر فتحیاب ہوئی شاہ عباس صفوی خسرو عجم نے پہر لشکر کشی کی اور بڑی جوانمردی سے لڑکر بغداد کو مفتوح کیا اور رومیون کو یہانتک مارا کہ تمام بغداد کے راستون مین خون کی ندیان بہتی تہین ابو بکر پاشا کو زندہ پنجرہ آہنی مین قید کر کے عذاب سخت سے آگ مین جلا دیا اور نوری آفندی و عمر افندی وغیرہ کو دار پر کہینچا اور محمد پاشا پسر ابو بکر پاشا کو خراسان کی طرف بہیجا اور مار ڈالا اور خود شاہ عباس بغداد مین مدت تک رہا اور حافظ پاشا کے مقابل آیا اور شہر موصل کو فتح کیا حافظ پاشا چند مرتبہ مقابلہ کر کے قسطنطنیہ کی طرف چلا گیا اور سامان جنگی تیار کر کے پہر مقابلہ پر آیا شاہ عباس بغداد مین آکے فوج رومی کے ساتہ بڑی سخت لڑائی کی اور غالب آیا لشکر قیصر نے شکست کہا کر اسلامبول کو بازگشت کی حافظ پاشا کی ایک توپ جو بہت بڑی تہی اور اوسکا نام سلیمان شاہ تہا اوسکو بسبب گران وزنی کے زمین مین دفن کیا اور چلا گیا شاہ عباس نے اوسکی خبر پا کر توپ کو زمین سے نکالی اور اصفہان کو بہیجدی اور چند مرتبہ شاہ عباس فوج رومیون سے خوب لڑا اور فائز المرام ہوتا رہا پہر داخل اصفہان ہو کر مر گیا جب شاہ عباس کی وفات کی خبر سلطان روم کو پہونچی خود بادشاہ ایک لاکھ اور پچاس ہزار فوج لیکر ملک عجم پر آیا اور ایرانیون پر

جاے پر چلبی پاشا کو منصوب کیا چلبی فن سپاہگری مین نہایت ماہر تھا سکندر پاشا
کو واسطے جنگ کے والی بوسونیا کیطرف بہیجا فیما بین جب سخت لڑائیان ہوئین
بیس ہزار آدمی بوسونیا کے مارے گئے اور دس ہزار آدمی اسلام بول مین قید
ہو کر آئے اور پھر قتل کیے گئے اور باوجودیکہ روس اور فرانسیس اور پاپ پادری
والی بوسونیا کے مددگار و معاون تھے مگر سپاہ قیصری پر وہ فتحمند نہوے اور
جوانمردان اہل اسلام منصور و مظفر ہوے نصاری نے جزیہ دینا قبول کیا یہ بادشاہ
عورتون سے نہایت صحبت رکھتا تھا اور ہمیشہ عشرت و خوشی کے درمیان محل مین بسر
کرتا تھا ایکروز مفتی شہر کی بیٹی سے اس بادشاہ نے نکاح کیا تمام سردار فوج اور ارکان
دولت اس سے ناخوش ہوے کہ اپنی قوم چھوڑ کے غیر قوم مین بادشاہ نے کسلیے
نکاح کیا اور دونون اونیسوین ماہ ایار سنہ ۱۶۲۲ عیسوی مین سلطان نے مکہ معظمہ جانے کا
ارادہ کیا اور بیرون شہر خیمہ لگایا سپاہیون نے یہ سنکر بلواے عظیم برپا کیا اسلیے
کہ سپاہیون نے یہ سنا تھا کہ سلطان بنام حج کے باہر گیا اور نئی فوج بھرتی کرکے
قدیم فوج کے بدلے یہان رکھیگا اور قدیم فوج کو رخصت دیگا آخرش سلطان عثمان کو
بڑی خرابی سے مارا اور مصطفے کو قید خانے سے باہر نکالکر تخت نشین کیا اسی اثنا
مین شاہ عجم نے فرصت پاکر ملک روم مین دست درازی کرنی چاہی سردارون نے
مصطفے کو محض نالائق تصور کرکے تخت سلطنت سے اوتار دیا بیسوین ماہ آب سنہ ۱۰۳۲
ہجری مین پھر اوسکو قید حرم سرا مین ڈالدیا مراد چہارم ابن سلطان احمد اول کو جو پندرہ
برس کے سن و سال کا تھا تخت سلطنت
پر بٹھلایا +



مرصع اور فوج دیگر اوس ملک کا بادشاہ کیا جتنے بلدان قیصر والی نمسا کے ہاتھ مین
آئے تھی پھر ملک قیصر مین شامل کیے گئے اور سنہ ۱۰۱۸ ہجری مین شہر ریہ جاکر شاہ
نمسا سے صلح کی اور خراج ادا ہوا اوسکو واپس دیا اور پھر سلطان نے مراد پاشا
کے ہمراہ لشکر دیکر جان بولاد حاکم اکراد پر اور امیر فخر الدین حاکم کوہ لبنان پر
لشکر کشی کی بعد مقاتلہ لشکر بیشمار کے جان بولاد بھاگا اور حوالی حلب مین مارا گیا
اہل حلب نے تمام مقتولون کے سر کاٹ کے مراد پاشا کی خدمت مین بھیجے
امیر فخر الدین بھی تاب مقابلہ کی نہ لاکر وہان سے فرار ہوگیا مراد پاشا بامراد ہوکر
قسطنطنیہ مین پہونچے اور سنہ ۱۰۲۱ ہجری مین مراد پاشا پھر جنگ کے لیے ایران پر گیا شاہ
عباس کو شکست دی اور تبریز پر قبضہ کرلیا شاہ عباس نے یہ دیکھکر صلح کرلی مراد پاشا
چند روز مین بیماری کے باعث مرگیا پھر اوسکی جگہ پر نصوح بادشاہ مقرر ہوا اور
بعد چند روز کے باغواے مفتی قزلباش کے سلطان نے اوسکو قتل کیا اور اوسکی
جگہ محمد پاشا کو منصوب کیا اور بسبب توڑنے وعدے کے جسپر صلح ہوئی تھی
سنہ ۱۰۲۴ ہجری مین واسطے جنگ کے ایران پر مع فوج بھیجا فوج قیصر نے
نہایت تکلیف بسبب برف وباران کے اوٹھائی اور بازگشت کی اسلیے سلطان نے
محمد پاشا کو معزول کیا اور اوسکی جای پر خلیل پاشا کو مقرر کیا اور سنہ ۱۰۲۵ ہجری مطابق
سنہ ۱۶۱۶ عیسوی کے بارون ہرمان ایلچی شاہ نمسا قسطنطنیہ مین آیا سلطان احمد نے
خبر پائی کہ نصاری نے استنبول مین فساد کرنے پر کمر باندھی ہے اور بہت ہتھیار
مکانونمین اپنے پوشیدہ رکھے ہین سلطان احمد نے خانہ تلاشی تمام نصاری کے
مکانون کی کی اور چار سردار نصرانی کی گردن ماری اور بہت لشکر ایران پر بھیجا

فوج

باپ کی قبر کے نزدیک مدفون کیا اور دس عورتین باپ کی جو حاملہ تہین اونکو دریا مین پھینک دیا شاہ عباس نے قیصر روم کے لشکر کے ساتہ مقابلہ کرکے قشون رومی کو مغلوب کیا محمد خان ثالث نے سپہ سالار لشکر فرہاد پاشا کو قتل کیا اور اوسکی جگہہ پر سنان پاشا کو جو اسی برس کا ضعیف تہا مقرر کیا سنان پاشا نے بھی شکست کہائی آخرش ۲۸ ماہ شوال سنہ ۱۰۱۲ ہجری مین خود محمد خان مع اپنے لشکر کے آیا اور لڑائی کی شہر ارلو کو سات روز مین بقہر تمام فتح کیا و شاہ نمسا کو پسپا کرکے فرنگیون پر تلوار بجائی اور سنہ ۱۶۰۳ عیسوی مین لشکر سلطان اور لشکر ایران کے ساتہ جنگ ہوئی ان دونون سلطان نہایت مریض تہا ۳۷ برس کی عمر مین رحلت کی اور تخت سلطنت پر نو برس دو مہینے رہا یہ سلطان بڑا افیونی اور شراب سے نہایت کراہیت رکھتا چنانچہ ہزارون شراب خانے بابات خود جہان سنے وہان توڑ ڈالے

ذکر سلطان احمد اول

جب یہ سلطان تخت سلطنت پر بیٹھا تیرہ برس کی عمر تھی بعد جلوس کے دریافت کیا کہ شاہ عباس صفوی نے ملک قیصر کے درمیان اپنا قدم بڑہایا ہے اور بلدۂ اریغان و قلعۂ قرص وغیرہ کو اپنے قبضے مین لایا ہے اور لشکر رومی کو مغلوب کیا ہے اور اوسی وقت تیاری لشکر کی کرکے مقابلہ پر روانہ ہوا اور فوج ایران سے خوب لڑکر مراجعت کی اس سفر مین برف و سرما و امراض وغیرہ کے مارے لشکر روم کا نہایت تباہ و خراب ہوگیا اہالی بلدۂ مجر والی نمسا سے بہ تنگ آکر سلطان احمد سے دادخواہ ہوے سلطان نے اونکی حمایت کی اور ایک شخص کو اہل مجر سے تاج و نشان و تیغ

ذکر سلطان مراد خان ثالث ۱۴

اکیسوین کانون اول سنہ ۹۸۲ ہجری بعد نو روز وفات سلیم کے اوسکا بیٹا مراد سوم تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا پانچ حقیقی بہائی کو اپنے بیگناہ مار ڈالا اور اونہون کی لاش کو مسجد ایا صوفیہ مین باپ کی قبر کے برابر دفن کیا چار سو نصرانی کو قید خانہ سے رہا کر دیا اور بہت سے امراء و وزرا کو اپنی سلطنت مین معزول کیا سنہ ۷۶ اعیسوی کی سن پایا کہ شاہ ایران کو مفسدون نے زہر کھلایا اور وہ مر گیا اور اوسکا لڑکا بہی سپاہیون کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور ملک عجم مین نہایت اضطرابی پڑ گئی ہے فرصت کو غنیمت پا کر لشکر تیار کر کے تفلیس کے طرف روانہ کیا اور گرجستان کو اپنے ہاتھ مین لایا سولہوین ماہ کانون سنہ ۱۰۰۳ ہجری کو سلطان مراد ثالث نے انتقال کیا یہ سلطان متوسط القامت کم ریش زرد رنگ خرد چشم شہوت پرست تھا اسکے محل مین پانسو لونڈیان تہین ٭

ذکر سلطان محمد خان ثالث ۱۵

یہ سلطان وقت رحلت اپنے باپ کے شہر مانیزیا مین تہا اسکی والدہ مسماۃ صفیہ نے اوسکو خفیہ خط سلطان کے انتقال کی خبر کا لکھکر بہیجا کہتے ہین کہ مسماۃ صفیہ نے سلطان کی موت ایسی مخفی رکہی تھی کہ وزرا و امرا کو بہی اس بات کی خبر نہ تھی جب محمد خان ثالث بارہ روز کے بعد آیا اور اورنگ قیصری پر اجلاس کیا اوس وقت مراد ثالث کے انتقال کی خبر لوگون مین شایع ہوئی باین وجہ محمد خان ثالث نے تمام اختیار سلطنت کا اپنی والدہ کے سپرد کیا اور چند روز کے بعد اونیس ۱۹ سگے بہائیون کو اپنے ذبح کر کے

باپ سے مقابلہ کیا اور ہزیمت پائی سنہ ۹۶۹ ہجری مین ملک عجم کی طرف گیا شاہ طہماسپ
صفوی بادشاہ ایران نے بایزید کی بڑی عزت کی سلیمان نے یہ خبر پاکر خفیہ طور سے
شاہ ایران کو لکھہ بھیجا کہ میرے فرزند بایزید کو میرے نوکرون کے حوالہ کرو شاہ
صفوی نے بایزید کو اوسیوقت سپرد کیا اون نوکرون نے بایزید اور اوسکے چار لڑکونکو
قتل کیا سلطان سلیمان شاہ ایران سے نہایت خوش ہوا اور ایک خط بڑے القاب کا
لکھکر بھیجدیا اور چار سو ہزار دینار نذرانہ دیا سلیمان نے سنہ ۹۷۰ ہجری مین ملک افریقیہ
لیا شاہ اسپین نے ملک سلیمان پر حملہ کیا اور بعضے قلعجات چھین لیے سلیمان نے
اکیسو اکتہر جہاز جنگی مصطفے پاشا کے ہمراہ دیگر واسطے لڑنے شاہ اسپین کے شہر مالٹا کو
بھیجا مصطفے پاشا وہان گیا اور کئی ہزار آدمیون کو قتل کیا پھر سلیمان بھی بعزم جہاد
کمر بستہ ہوکر شہر بلغراد پر پہونچا بہت شہر نصاری کے مفتوح کیے سنہ ۹۷۴ ہجری
مین قلعہ زگیات کو محاصرہ کیا بعد عارضہ وجع مفاصل اس بادشاہ نے انتقال کیا یہ
بادشاہ زرد رنگ کشادہ پیشانی ترش رو عالی ہمت تھا تخت سلطنت پر اڑتالیس برس رہا

ذکر سلطان سلیم خان ثانی

یہ بادشاہ سنہ ۱۵۲۴ عیسوی مطابق سنہ ۹۲۹ ہجری مین تولد ہوا اور سنہ ۱۵۶۶ عیسوی مطابق سنہ ۹۷۴
ہجری مین تخت سلطنت پر بعد وفات پانے سلطان سلیمان خان کے جلوس کیا اور اپنے
والد کی نعش کو قسطنطنیہ مین لاکر دفن کیا قوم ینگ چری نے بغاوت شروع کی سلیم خان نے
بانعام واکرام فتنے کو فرو کیا ایلچی شاہ ایران تعزیت وتہنیت نامہ با دو دانہ مروارید
کلان بوزن چہل درہم اور ایک دانہ یاقوت رمانی مثل شفتالو کے سلطان کیخدمت مین

چودہ قلعے فتح کیے اور بشوکت تمام شہر بلغراد مین پونہچا اور وہان سپاہیون کو
بہت انعام دیا سنہ ۹۴۱ھ ہجری مین ملک عجم کیطرف راہی ہوا اور بغداد کو لیا اور مقبرہ
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو از سر نو تعمیر کیا اور وہانسے شہر تبریز ہوتا ہوا قسطنطنیہ
مین آیا اور وزیر ابراہیم پاشا کو قتل کیا اور اوسکی جگہہ خیر الدین پاشا کو خلعت
وزارت عطا کیا خیر الدین پاشا نے سنہ ۱۵۳۴ عیسوی مین شہر ٹونس لیا پھر شاہ
ٹونس نے بمدد شاہ اسپین اپنے ملک کو قبضے مین لایا سنہ ۱۵۳۸ عیسوی مین سلیمان بعزم
ملک گیری راہی ہوا اور خیر الدین پاشا کو بھی فوج دیکر علیحدہ رخصت کیا اور واسطے
تسخیر ملک نصاری کے حکم دیا خیر الدین پاشا نے اپنے ہمت جوانمردانہ سے بہت جزیرے
جزایر بنادقہ سے فتح کیا اور سلیمان نے اس عرصے مین بہت شہر اور قصبے اور قریے
اپنے ملک مین شامل کر دیے سنہ ۱۵۴۸ عیسوی مین سلیمان ملک عجم کیطرف راہی ہوا اثنائے
راہ مین ایلچی علاؤالدین شاہ ہندوستان کا پونہچا اور اپنے بادشاہ کا خط سلیمان کو دیا
بعد چند روز کے جواب لیکر ایلچی پھر آیا سلیمان نے لشکر عجم سے مقابلہ کیا وقت شب
عثمان پاشا نے چند گھوڑون کی دُم مین پرندہ جانورون کو باندھ دیا فوج ایران مین
گھس گئے بسبب غوغا جانورون کے ایرانیون نے جانا کہ فوج روم نے شبخون
مارا آپس مین لڑ مرے اور بہت سے مارے گیے سلیمان کو یہ حیلۂ عثمانی پسند آیا
بہت خوش ہوا اور حکومت حلب کی اوسکو عطا کی اور وہان سے اپنی دار الحکومت مین
آیا سنہ ۱۵۵۳ عیسوی مین مصطفے پسر سلیمان نے بغاوت شروع کی سلیمان نے اوسکے
قتل کا حکم دیا اور سنہ ۱۵۵۶ عیسوی مین مسجد سلیمانیہ بزرگتر بنا کی اور اسی سال مین شاہ عجم کا
خط آیا اور جواب لکھا گیا اور پھر بایزید پسر دوم سلیمان نے بغاوت شروع کی اور

طومان نے ہزیمت پائی اور لشکر سلیم غالب آیا پھر طومان اپنے کسی سردار کے یہان جا کے رہا سردار نے اوسکو پکڑ کے سلطان سلیم کے حوالے کیا سلیم نے فی الفور اوسکی گردن ماری بعد اس واقعے کے ۹۲۵ ہجری مین سلیم خان نے قسطنطنیہ کو مراجعت کی اور ایک سو پچاس جنگی جہاز اور ساٹھہ ہزار سپاہ جدید نوکر رکھا آٹھوین شوال ۹۲۶ھ مین بعمر چوّن برس کے وفات پائی اور نو برس تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ دراز قد کوتاہ پا بزرگ جثہ سرخ رنگ بزرگ چشم پر غضب تھا اور ڈاڑہی کو منڈواتا تھا اور شکار مین نہایت مشہور اور شعر فارسی عربی ترکی بہت فصاحت سے کہتا تھا

ذکر سلطان سلیمان خان

بعد وفات پانے سلیم کے سلیمان تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کے زمانہ مین حشمت اور شوکت آل عثمان کی زیادہ تر بڑہی تیرہ مرتبہ بذات خاص لڑا اور اپنے ملک مین بہت عمارات جدید بنوائین اور مدت سلطنت اڑتالیس برس مین بڑے بڑے کام کیے پہلے قلعہ بلغراد کو اپنی ذات سے فتح کیا اور اپنی دارالسلطنت مین چلا گیا پھر دس روز کے بعد اوسکے تین لڑکے گذر گئے جب بار فرلنیس اور نصاری سے لڑائی ہوئی وہ فتحیاب ہوتا رہا ابراہیم شوہر خواہر سلطان سلیمان کا بحکم سلطانی نصاری پر لشکر کش ہوا اور دو لاکہہ نصرانی سے زیادہ قتل کیے اور ایک لاکہہ کو قید کر کے اپنے ملک کو آیا اور خزانہ شاہی کو زر و جواہر سے بھر دیا پھر چند روز کے بعد نصاری پر لشکر کشی کی اور پچیس ہزار سر نصاری کے مانند پہاڑ کے خیمہ کے برابر رکہے اور اس بڑے بہاری کام کو سات مہینے مین تمام کیا

شعر

گشت از عیسائیان چندانکہ از روی نیاز
عیسی اندر آسمان دامان پیغمبر گرفت

گھوڑے سے گر کے مارا گیا سلطان نے حلب و حمص و دمشق و شام پر فتحیابی حاصل
کی اور چار مہینے وہان رہکر بندوبست کیا اور امرای عرب سے ملاقات کر کے کوہ لبنان کو
گیا اور زیارات متبرکہ سے فائض ہوا اور دمشق مین جامع مسجد آمویہ کے خطیب کو پچاس ہزار
قرش کا خلعت بخشا بانی اس مسجد کا ولید بن عبد الملک مروانی خلیفۂ ششم ہے یہ مسجد بہت بڑی
طول اس مسجد کا پانسو پچاس قدم اور عرض مین ایک سو پچاس قدم سنگ سماق کے ستون
اور سقف مین چہہ سو قندیل آویزان اور زنجیرین طلا و نقرہ مین لٹکتی رہتی تہین اور ماہ
رمضان مین بارہ ہزار قندیل اوس مسجد مین روشن ہوتی تہین اور چار محراب واسطی چارون امام
سنت وجماعت کے موجود تہین اور تین منارے بہت بلند اور چہتر آدمی موذن تھے اور
اس عمارت کی تعمیر مین تیس لاکہ دینار صرف ہوے غرض یہ فتوحات نامہ بنام طومان کے
جو بعد وفات قانصوہ کے عزیز مصر بنا تھا واسطے اطاعت اپنی کے لکھہ بھیجا طومان نے
وکیل سلیم کو مار ڈالا اور جنگ کی طیاری تھی شہر غزہ مین شروع کی فوج رومی وہان آکر
غالب ہوگئی شہر غزہ کو فتح کر کے صحرا کے راستے سے مصر کی طرف روانہ ہوا حسین پاشا کو بسبب تمامت
اس مہم کے قتل کیا ۲۹ ذیحجہ سنہ ۹۲۲ ہجری مین فیمابین طومان اور سلطان سلیم کے جنگ عظیم ہوئی اور
اول لڑائی مین سنبان پاشا سپاہ رومی کا افسر مقتول ہوا آخرش بعد چند لڑائیون کے مصر پر
فتحیاب ہوا ساکنان مصر شہر مصر سے بہاگ گئے سلیم خان نے سب کو امان دیکر بلوایا
جب وہ لوگ اپنی اپنی مکانون مین آئے سلطان سلیم نے پہر اپنے عہد کو توڑ کے اسی ہزار
ساکنان مصر کو قتل کیا طومان نے بہت سا لشکر عرب سے جمع کر کے مقابلہ کیا سلیم کو
شکست دیکر مصر کو دوبارہ فتح کیا سلیم نے واسطے صلح کے مصطفی پاشا کو نزدیک
طومان کے بہیجا طومان نے مصطفی کو مار ڈالا اور لڑائی پر مستعد ہوگیا جب لڑائی ہوئی

دیا اسماعیل کو دکر گھوڑے پر سوار ہو گیا اور حلقۂ سواران رومی سے مردانہ چلا گیا اور وہ
سوار اوسکا مارا گیا اسماعیل وہانسے بہاگ تبریز کو پہونچا سلیم نے اسماعیل کے خیام پر آکے
خراب و تاراج کر دیا اور ایک عورت کو اسماعیل کے خیمے مین پایا گرفتار کیا اور ایرانیون سے
جس کسیکو پایا قتل کیا اور وہان سے جانب تبریز رُخ کیا مرزا بدیع الزمان جو امیر تیمور گورکان
کی اولاد سے تھا سلیم خان کی ملاقات کو آیا سلیم نے بعزت و اکرام ملاقات کی اور اموال
و اسباب جسقدر تبریز مین پایا ضبط کیا اسماعیل ناچار ہو کر ہدیہ بہیجا اور اپنی عورت کو طلب کیا
سلیم کو بوجہ ہونے کمال تعصب مذہبی کے وکیل کو مقید کیا اور عورت کو اوسکے ایک
سپاہی جعفر چلبی نام کے حوالے کیا اسماعیل نے یہ خبر پا کر اپنی جان دی سلیم خان نے
ایران سے بازگشت کی اور شہر اماسیا کو چلا گیا اور ۹۲۱ھ ہجری مین وہان سے شہر کوماخ
کو راہی ہوا اور وہان سے لشکر جرار علاء الدولہ سردار ترکمان پر بہیجا سینان پاشا افسر
لشکر قیصر نے علاء الدولہ کو مار کر اوسکا سر سلطان کے پاس بہیجا سلطان واسطے عبرت کے
اوسکا سر عزیز مصر کے پاس روانہ کیا یکایک خبر پہونچی کہ قسطنطنیہ مین قوم ینگ چری نے
صدر اعظم کے مکان کو تاراج کیا اور شرارت شروع کی سبب سے سلیم جلدی سے
اسلامبول جا کر مجرمین کو قتل کیا پھر بلاد بکر و ماردین و سنجار و موصول وغیرہ پر لشکر کشی کی
اور فتحیاب ہوا ۹۲۲ھ ہجری مین قانصو والی مصر سے ناخوش ہو کر اوسکے استیصال
کے لیے آیا مغل بیک وکیل عزیز مصر حاضر ہوا سلیم نے اوسکے مارنے کا حکم دیا یونس پاشا
نے اوسکی سفارش کی سلیم نے اوسکے خون کو معاف کیا اور اوسکی داڑہی منڈوا کر اور
خر خارشتی پر سوار کر کے شہر بدر کیا عزیز نے اس بات کے سنتے ہی محاربے مین آیا اور
مقابلہ کیا عزیز اسی برس کی عمر کا اور نہایت ضعیف و ناتوان تھا عین معرکہ جنگ مین

سلیم نے سرداروں کے ہاتھ مصطفے کو گرفتار کروا کر منگوایا اور اوسکا گلا گھونٹ کے
بیجان کیا پھر بہت سے امرا و وزرا اور تمام خویش و اقارب کو بصد بیرحمی و قساوت
قلبی مار ڈالا سوا اسکے شاہ اسماعیل صفوی کے جملہ سلاطین نے تہنیت نامے لکھے اور
اوسکے حضور مین تحائف و نذرانہ بھیجے سلطان سلیم اہل سنت و جماعت حنفی المذہب تھا
اور فرقۂ رافض کے ساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا یہانتک کہ جب اپنے ملک مین
کسی رافضی کی خبر پاتا فوراً اوسکو قتل کرتا اسی طرح چالیس ہزار رافضیون کو قید کیا
اور قتل کیا اور اوسکے زمانے مین علماؤن نے بھی قتل رافضی کا فتوی دیا تھا شاہ اسمٰعیل
والی ایران نے سلیم خان پر خروج کیا اور مراد خان بھتیجا سلطان سلیم کا جسنے شاہ اسمٰعیل
کے پاس پناہ لی تھی وہ بھی اوسکے ہمراہ ہوا سلیم خان نے خط لکھا اور از راہ استہزا شاہ
اسماعیل کے واسطے عصا و مسواک و چادر ہدیہ بھیجی شاہ اسماعیل نے جواب مین ایک حقہ
طلا پر از افیون سلطان سلیم کے پاس بھیجا سلطان سلیم سخت غصے مین آکر اوسکے ایلچی کی گردن
ماری اور ایک سو چالیس ہزار سپاہ کا لشکر مع ساٹھ ہزار شتر محمولہ اسباب و آلات جنگ
لیکر ملک ایران پر چڑھ دوڑا شاہ اسماعیل نے لڑنے مین مقابلے کی طاقت نہ دیکھکر چند منزل
تک ملک کو جلا دیا سلیم کے لشکر نے گھاس اور خوراک نہ ملنے کی وجہ سے نہایت
تکلیف اوٹھائی صمدان پاشا نے سلیم سے شکایت کی اس ملک مین سپاہی کا نقصان
بہت ہوتا ہے سلیم غصے مین آکر صمدان پاشا کی گردن ماری اور شاہ اسماعیل کے پاس لباس
زنانہ بھیجا اسماعیل مین تاب مقابلے کی نہ تھی مگر ناچار روبغنیم لایا غرہ رجب ۹۲۰ ہجری کو
دونون مین جنگ ہوئی اسماعیل عین معرکے مین زخم کھا کر گھوڑے پر سے گرا سواران
سلیم گرد اوسکے جمع ہوئے ایک سوار ایرانی نے کمال دلاوری وہان پہونچکر اپنا گھوڑا

سلطان کے پاس بہجا یا کر سنہ ۹۰۳ ہجری مین بلاد بولونیا سے جنگ کی دس ہزار نصاری کو قید مین لایا اور ملک بولونیا کو تاراج کر دیا اور ۱۵۰۹ء عیسوی چہاردہم ماہ ایلول مین قسطنطنیہ مین ایک زلزلہ آیا ایک ہزار نو سو گہر اور ایک سو نو مسجد اور ایک بارہ قصر قیصر کا گر پڑا اور پینتالیس روز تک زلزلہ باربار آتا تہا بعدہ سلطان نے پندرہ ہزار معمار و مزدور مقرر کر کے تمام بیوت اور مساجد منہدمہ کو درست کیا اور ۱۵۱۲ء عیسوی مطابق سنہ ۹۱۸ ہجری مین مرض نقرس کے درمیان بایزید سلطان کا انتقال ہوا عمر اس بادشاہ کی چہیاسٹہہ سال کی تہی اور تخت سلطنت پر بتیس برس فرمان روای ملک رہا یہ بادشاہ مرد جسیم قوی الہیکل سیاہ گیسو ظریف اور ادیب بہت عابد پرہیزگار تیر انداز نامدار ناظم اور ناثر تہا اور ہرسال زر خطیر مکہ معظمہ کو بہیجتا تہا +

ذکر سلطان سلیم خان اول

بعد وفات پانے بایزید کے فرزند اوسکا سلیم خان تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ سنہ ۱۴۶۷ عیسوی مطابق سنہ ۸۷۲ ہجری مین تولد ہوا بعد جلوس کے بہتیجا اسکا مسمی علاؤالدین شہر برصہ مین باغی ہوا سلطان سلیم نے اوسی وقت اپنے فرزند سلیمان کو اپنا ولیعہد بنایا اور خود ستر ہزار سپاہ لیکر دوڑا اور ایکسو چہپن جہاز جنگی دریا کے راستے سے روانہ کیے احمد برادر علاؤالدین نے بہی شہر اماسیا کے درمیان بغاوت شروع کی اور مصطفے دوسرا بہائی اوسکا شریک اعور وزیر ہوا سلیم نے راستے مین خبر سنی کہ مصطفے کی عورتین اوسکے پاس جاتی ہین سوارون کو اونکے گرفتار کرنے کے لیئے دوڑایا احمد نے یہ خبر پائی فوراً سوارون پر آ متفرق کر دیا اور عورتون کو آفت سے نجات دی

راحت سے اپنی اوقات بسر کرتا ہے پھر مین کسلیے اپنی اوقات تنگی سے بسر کرون
آخرش فیما بین بار دیگر لڑائی ہوئی جمشید نے ہزیمت پاکر شہر طاش ایلی کیطرف
بھاگا بایزید نے پھر نامہ صلح کا لکھا جمشید نے کچھ ٹکڑا ملک کا مانگا بایزید نے جواب
دیا کہ خطبہ دو خطیب پر تقسیم نہین ہوتا ہے جمشید جزیرہ رودس کی طرف بھاگا قوم
صقالبہ نے اوسکی حمایت پر قدم رکھا بایزید نے ایک خط حاکم روس کو لکھا کہ میرے
بھائی کو گرفتار کرکے میرے حوالے کرو اور خراج روانہ کرو حاکم روس نے قبول کیا
اور جمشید کو بایزید کے خوف سے شہر نیس علاقہ ایطالیہ کو بھیجا جمشید وہان
نہ رہکر شہر زوسیون علاقہ فرانسیس اور وہانسے دوسرے بلاد کیطرف سات برس
پھرا آخرش شاہ فرانسیس نے اوسکو قید کیا بعد وفات پاندوس ایم براطوس بادشاہ
فرانس کے پوپ شنسیوس کے پاس گیا اور اپنا حال تباہ بیان کیا پوپ نے باعزاز
تمام اپنے پاس رکھا جسوقت پوپ مذکور مرگیا اور اوسکی جاے پر پوپ اسکندر ششم
بیٹھا بایزید نے اوسکے واسطے کچھ زر نقد بھیجا اور لکھا کہ شر اسکا مجھسے دفع کر بایزید کا ایلچی
جو زر واسطے پوپ کے اسلام بول سے لیجاتا تھا شہر انگونا علاقہ ایطالیہ مین پونہچا
کہ اوسجگہہ کا حاکم جولیانوس نے جو دشمن پوپ کا تھا اوسے گرفتار کرلیا زر تمام لوٹ لیا
پوپ نے بایزید کو خبر کی بایزید نے بار دیگر زر موعود کے دینے کا وعدہ کیا پوپ نے
بطمع زر جمشید کو زہر دیا بایزید نے اپنے عہد سلطنت مین بہت لڑائیان کین اور بہت سے
شہرون پر فتحیاب ہوا ایک سال واسطے جنگ کے ملک ارنوط کو جاتا تھا اثنای
راہ مین ایک فقیر سلطان کے مقابل آیا اور خنجر سے مارنا چاہا سپاہ سلطانی اوسیوقت
جمع ہوگئی اور اوسکو پارہ پارہ کیا اوس روز سے یہ دستور ہوا کہ کوئی آدمی ہتیار بند

وہان جاکر نماز پڑہی شیخ الاسلام قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے شمشیر کمر مین سلطان کے
باندہی اوسی روز سے آل عثمان مین یہ رسم چلا آتا ہے اب جو کوئی بادشاہ تخت پر جلوس
کرتا ہے مسجد ایوب مین جمع کرو[ایا] جاتا ہے شیخ الاسلام اوسکی کمر مین شمشیر باندہتے
ہین پہر وہ اپنی سلطنت پر قیام پذیر ہوتا ہے غرض محمد خان سلطان نے بعد اس ضبط و ربط
مالی و ملکی کے ایک لاکہہ پچاس ہزار فوج سے قلعہ بلغراد کا محاصرہ کیا محاصرہ مدت تک رہا
ایک روز سلطان کو بھی زخم خفیف لگا آخرش ہاتہ محاصرے سے اوٹہا کر اَدْرَنَہ
کو واپس آیا پہر سامان جنگی درست کر کے ملک گیری کو چلا چند سال مین بہت شہر
یونان و اقلیم سرب و طراب زون و ولایت سینوب و جزیرہ لسبوسہ و کشور صقالبہ
و بلاد ارنبوط وغیرہ فتح کیا سنہ ۸۸۵ ہجری مطابق سنہ ۱۴۸۰ عیسوی مین کئی ہزار فوج
میش طس پاشا کی جو قیصر مقتول کا خویش تھا ہمراہ کیا اور جزیرہ رودوس پر بہیجا لشکر
سلطانی نے تین مہینے وہان محاصرہ کیا جب فتح نہوا پیچہے پہرا من بعد سلطان نے تمام وزرا
و امرا کو حکم کیا کہ دو لشکر بزرگ تیار کرو ایک جزیرہ قبرس کے لینے کے واسطے اور دوسرا
ایران کی تسخیر کے واسطے اوہر امرا نے لشکر کی تیاری کرنی شروع کی اودہر سلطان
بیمار ہوا شہر جمادی الاولی سنہ ۸۸۶ ہجری مطابق سنہ ۱۴۸۱ عیسوی مین بعمر باون برس کے
انتقال کیا اور بلدہ ازن مکیب مین مدفون ہوا اکتیس برس سلطنت کی اس بادشاہ
نے بارہ بادشاہون کی مملکت کو اپنے قبضے مین لایا اور دو سو سے زیادہ قلاع اور
بقاع فتح کیا یہ بادشاہ نہایت قوی اندام دراز قد تیر انداز بی بدل تھا علماون
کی بڑی عزت کرتا تھا اور خود بھی قابل تھا اور اپنی بعد دو
لڑکے چہوڑے مسمے بایزید و جمشید+

کھانا کھلوایا مشایخ صوفیہ سے نہایت محبت رکھتا تھا اور مریدانہ خدمت اونکی کرتا تھا یہ آل عثمان سے اول بادشاہ ہوا ہے کہ جسنے شریف مکہ کے لیے زر سالانہ مقرر کیا تاکہ وہان کے محتاجین وغرباکو پرورش کرے اور خدمت حرمین شریفین کی بخوبی بجالاوے ٭ ٭

ذکر سلطان مراد خان ثانی

بعد وفات محمد خان کے مراد ثانی جو سنہ ۸۲۶ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۳ عیسوی مین تولد ہوا تھا اورنگ خسروانی پر جلوس کیا مانویل قیصر روم نے لکھہ بھیجا کہ اپنے لڑکی کو بطور رہن کے میرے پاس رکھہ نہین تو مین بایزید یلدرم کے لڑکے مسمی مصطفے کو جواب میرے پاس قید مین ہے رہا کرونگا مراد ثانی نے اسکو قبول نہ کیا قیصر روم نے مصطفے کو چھوڑ دیا اور ہمراہ اوسکے دس جہاز جنگی مع فوج دیکر سلطان مراد ثانی پر بھیجا مصطفے نے شہر کالی پولی پر فتح پائی مراد ثانی نے ہمراہ سردار بایزید پاشا کے تیس ہزار فوج دیکر واسطے مقابلے کے بھیجا مصطفے نے فوج مراد ثانی کو شکست دی اور بایزید پاشا کو جو ایک سردار تھا مارڈالا قیصر نے مصطفے سے شہر کالی پولی کو طلب کیا اوسنے جواب نہ دیا قیصر اپنے کام سے نہایت پشیمان ہوا مراد ثانی فوج گران لیکر روانہ ہوا جب لشکر سلطانی متصل بلدۂ کالی پولی کے پہونچا اکثر لشکر مصطفے کا سلطان مراد کے ساتھ مل گیا مصطفے یہ دیکھکر کالی پولی سے بھاگ گیا بعض نوکرون نے اوسکو راستے مین مارڈالا مراد ثانی بامراد وہان سے پھرا اور بہت سی فوج جرار کے ساتھ قسطنطنیہ مین پہونچا اور غنیمت کو اپنی فوج پر معاف کیا مگر قسطنطنیہ فتح نہوا لیکن قیصر روم نے عاجز آکر جزیہ دینے کا اقرار کیا مراد ثانی نے صلح کرکے وہان سے مراجعت کی اور قیصر بعد چند ماہ غمگین ہوکر مر گیا مراد ثانی نے پھر لشکر آراستہ کرکے جہاد کیواسطے

موسیٰ نے رخصت لے جنازہ کو اپنی باپ کے شہر برصہ مین لاکر دفن کیا

ذکرِ سلطان محمد خان اول

جب بایزید امیر تیمور کی قید مین آیا اور اسکے لڑکے بہاک کر اپنے ملک مین آئے اور باہم جدال و قتال کرنے لگے چنانچہ گیارہ برس تک خانہ جنگی آل عثمان مین ہوتی رہی آخر سلیمان بن بایزید سیاہ تنگ جری کے ہاتہ سے کہ اس قوم کے رئیس کی اسنے ڈاڑہی قطع کی تہی مارا گیا موسےا نے اپنے بہائی سلیمان کے خون کے بدلے مین کمر بستہ ہو قوم تنگ جری کے بہت سپاہی گرفتار کیے اور سب کو آگ مین جلا دیا آخر ۸۱۶ھ مین محمد نے اپنے بہائی موسے کو قتل کیا اور تخت سلطنت پر بیٹہا اور ضبط و ربط مہمات ملکی و مالی مین متوجہ ہوا اور سلاطین فرنگ و یونان کے ساتہ دوستانہ راہ و رسم نامہ و پیام جاری کی قرمان کا حاکم جو دشمن بایزید کا تہا فرصت پاکر شہر برصہ پر تاخت کی اور قبر بایزید کی کہود کر آگ مین جلایا محمد خان نے آتش فساد کے بجہانے مین نہایت کوشش کی اور دشمن کو ہزیمت دی مصطفے بیگ پسر حاکم قرمان گرفتار آیا جسوقت محمد خان کے روبرو آیا ایک کبوتر اپنے جبہ مین محاذی سینہ پنہان کیا اور محمد خان اول سے کلمات معذرت کرنے لگا اور سینے پر ہاتہ رکہکے کہنے لگا کہ قسم ہے خدا کی کہ جب تک یہ روح میری جسد مین ہے سلطان کے ساتہ ہرگز خیانت نکرونگا محمد خان بہی اسکی معذرت دیکہکر اوسکی تقصیر عفو کی اور رخصت کیا مصطفے بیگ نے بیرون قصر شاہی جاکے کبوتر کو جبے سے نکال کر مار ڈالا اور بیرون شہر جاکر گلہ گوسپندان شاہی کو غارت کیا یہ خبر سلطان کو پہنچی سوارونکو واسطے گرفتار کرنے اوسکے بہیجدیا جب سوار روبرو سلطان کے اوسکو لائے سلطان نے کہا

صبح سے شام تک لڑائی ہوتی رہی آخر روز بایزید کے لشکر نے ہزیمت کہائی اور تہوڑی
سپاہیون نے بایزید کے ماری خوف جان کے سپر کو ڈال دیا بایزید نے یہ حال دیکھکر اسپ
سکندری پر سوار ہوکر وہان سے بہاگا راہ مین یکایک گہوڑے سے زمین پر گرا ایک سپاہی
نے امیر تیمور کے اوسکو اسیر کیا اور ایک لڑکا بایزید کا موسے نام بہی امیر تیمور کی قید مین
آیا اور دوسرا لڑکا مصطفے نام گم ہوگیا شاید وہ مقتول ہوا ہوگا باقی تین لڑکے بحالت خستہ
و دیدۂ پرآب اپنے ملک کی طرف فرار ہوے جب بایزید کو امیر تیمور صاحب قران کے
روبرو لائے امیر تیمور نے تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھلایا اور نہایت دلجوئی سے پیش آیا اور
حسن برلاس کو امیر تیمور نے کہا کہ بایزید کو براحت و آرام نظر بند رکھین بایزید نہایت
غیرتمند تہا اس ہزیمت اور گرفتاری سے عارضۂ بخار مین مبتلا ہوا علاج کیا کچہ فائدہ نہوا
آخر الامر چودہوین شعبان ۸۰۵ ہجری کو انتقال کیا امیر تیمور نے بایزید کے لڑکے موسے کو
جو نظر بند قید مین تہا بایزید کی نعش سپرد کی اور اوسکو رخصت کر دیا موسے نے میت کو شہر برصہ
مین لاکر دفن کیا مورخون نے لکہا ہے کہ امیر تیمور نے بایزید کو پنجرۂ آہنی مین بند کیا تھا
بایزید نے بہ سبب نہ تاب لانی اس عذاب کے خودکشی کی اور رفضائل پناہ محمد بن خاوندشاہ
روضۃ الصفا مین لکہتا ہے کہ بایزید یلدرم مرض خناق وضیق النفس مین شہر آق کے
درمیان انتقال کیا اوسکے فرزند موسے نے اوسکی نعش کو شیخ محمود کے مزار کے پاس
دفن کیا امیر تیمور اس واقعے کے سننے سے نہایت افسوس کیا چاہا کہ تمام ملک روم کو
مسخر کرے اور بایزید کو تاج و نگین و ملک و یکر رخصت کرے آخر شہزادے کے لڑکے موسی کو
ایک سو اسپ بادپیما باساز و یراق و یرلیغ آل عثمان و خلعت گران بہا و ترکش و کمان و
شمشیر مرصع وغیرہ دیکر حکم دیا کہ نعش بایزید کو محفہ مین بآئین شاہان اپنے ملک مین لیجاوے

بھاگ گئے اور دس ہزار نصاری زندہ قید مین اہل اسلام کے آئے بایزید کے حضور مین
اس دس ہزار قیدیون کے سر کو شمشیر اسلام سے جدا کر دیا قیصر روم نے واسطے استمداد
کے امیر تیمور کو لکھہ بھیجا امیر تیمور ملتفت نہوا قیصر نے پہر بایزید سے صلح کی بایزید پہر اپنے
شہر برصہ مین گیا اور عیش و عشرت مین چند روز تخت پر جلوس کرتا رہا امیر تیمور گورکان نے
ایران و توران کے ایلچی کو نزدیک بایزید کے بھیجا اور احمد جلایر والی عراق نے جو امیر تیمور
سے بھاگ کر بایزید کے یہان پناہ لی تھی اوسکو طلب کیا اور دوستانہ بایزید کو لکھہ بھیجا
کہ تمکو غفلت مین نہ رہنا چاہیے قوم نصاری پوشیدہ دشمن دین وجان کے ہین بایزید
اس پیغام سے نہایت غصہ ہوا اور بہت سخت جواب لکھا اور وکیل کو بہزار خرابی وخواری
اپنے حضور سے نکال دیا اور سبب لکھنے خط قیصر کا بنام امیر تیمور بامید استمداد آگاہی پاکر
اور زیادہ غضبناک ہوا بذات خود لشکر جرار لیکر قسطنطنیہ پر چڑہ دوڑا امیر تیمور نے بغور دیکھنے
جواب ناصواب اور بے عزت ہونا اپنے ایلچی کا سنکر غصہ مین آیا اور لشکر قہار ترکان ہمراہ
لیکر بایزید کے مقابلے مین آیا ایک لڑکا اور چند سردار سلطان بایزید کے شہر سیواس
مین تہے مقابلے مین آئے نہایت سخت لڑائی ہوئی اور بڑے بڑے سردار بایزید کے
مارے گئے امیر تیمور کو فتح نصیب ہوئی بایزید اس سانحہ ہوش ربا سے سخت متوحش ہوا
محاصرہ قسطنطنیہ کا چہوڑ کے بہت تمام جنگ کی تیاری کی متصل قصبۂ انگورہ لشکر جمع ہوا
تاریخ ١٩ ماہ ذیحجہ [illegible] ہجری کو صبح کے وقت بایزید نے مانند لوہے کی دیوار کے سپاہیون
کی صف میدان مین کہڑی کی موسے و سلیمان و محمد و عیسے و مصطفے پانچون لڑکون کو اپنے
مع سرداران جنگ آزمودہ میمنہ و میسرہ مین رکھا اور خود ہمراہ سپاہ جرار تیغ خون آشام کو
اپنی علم کیا اور امیر تیمور کی طرف سے بڑے بڑے جوانمردان ولاور نے باگرزہای گران مقابلہ کیا

اوسکے لڑکے نے خفیہ طور سے ایک نیالش نامہ بایزید سلطان کی خدمت مین بھیجدیا
بایزید بلغار شہر قسطنطنیہ مین پہونچا جب فوج قیصر کی از روی باطن اندرونیکوس
کی شریک تھی بلامنازعت بایزید نے جان بالالوغ اور مانوئیل کو قید کیا اور اندرونیکوس
سے خراج مملکت مقرر کیا اور اوسکو تخت پر بٹھلایا جان بالالوغ اور اوسکے لڑکے
مانوئیل نے قیدخانہ سے کسی وجہ سے خلاصی پائی اور بایزید کے حضور مین جاکر حاضر ہوے
اور عرض کی کہ ہم جزیہ بھی دیتے ہین اور بارہ ہزار فوج ہمراہ رکاب ظفر انتساب کے
مقرر کرتے ہین بایزید نے جان بالالوغ کو تخت پر بٹھلایا اور اندرونیکوس اور اوسکے
لڑکے کو گرفتار کرکے دریاے سفید کے درمیان کسی جزیرہ مین محبوس کیا والی سرویہ نے
حسب درخواست بایزید اجازت بنائی مسجد و مدارس و سکونت اہل اسلام کی اپنے
ملک مین دی بایزید خزینہ بیت المال کی نہایت حفاظت کرتا تھا اور فقط فوج ہی کے
مصارف مین صرف کرتا تھا لہذا اوسنے چاہا کہ ساکنان شہر سے روپیہ جمع کرکے مساجد و
مدارس ملک سرب یعنی سرویہ مین بناکرے شہر کے نصاری نے یہ خبر پاکر جنگ کی تیاری
کی بایزید نہایت غضب مین آکر جان بالالوغ کو لکھہ بھیجا کہ برج اور حصار شہر کو گرادو
جان بالالوغ نے دہشت کھاکر شہر کو بایزید کے حوالے کیا بایزید نے چند لاکھہ دینار
وہان سے لیکر ملک سرب مین عمارت بلند تیار کی اور مسجد جامع شہر سرب مین کمال محنت
و صرف زر خطیر سے تعمیر کی والی ایدن جو متصل شہر سرب کے تھا خایف ہوکر اپنا
دار الخلافت بایزید کے حوالے کیا اور دوستی و محبت کو بڑھاکر سکہ و خطبہ بایزید کے نام کا
اپنی قلمرو مین جاری کیا اور شہر تیرہ مین سکونت اختیار کی بایزید ان امور سے فراغت
پاکر مجدداً کمر ہمت ملک نصاری کے تسخیر کرنے مین باندہی اور لشکرکشی کی اور قیصر روم سے

فتح کے میدان نبرد مین تشریف لیگئے ہر طرف نظر دوڑاتے تھے بجز لاشون کے کچھہ نظر نہ آتا تھا یکایک ایک کافر زخمی نے جو وہان میدان مین پڑا تھا اور سلطان بھی اوسکے نزدیک سے جاتا تھا اوسنے ایک خنجر آبدار سے سلطان کا کام تمام کیا اس سلطان نے سنہ ۹۱ ہجری مین وفات پائی تورچیان نے یہ دیکھکر اوس کافر زخمی کا قیمہ کر ڈالا اور قزل کو اوسی جگہ لاکر گردن ماری سلطان مراد بعمر ۶۳ برس کے راہی ملک بقا ہوئے بایزید نے سلطان مراد کی لاش کو شہر برصہ مین لاکر دفن کیا اس سلطان نے ۳۰ برس سلطنت کی یہ سلطان نہایت دانشمند صاحب عزم درست صوفی مشرب صوف پوش درویش عابد پرہیزگار تھا ؛

ذکر سلطان بایزید یلدرم

بعد وفات پانی سلطان مراد خان کے سلطان بایزید تخت سلطنت پر جلوہ بخش ہوا یعقوب اوسکے بھائی نے جب بایزید کو سلطان دیکھا فرصت ڈہونڈتا تھا کہ ایک مرتبہ لڑے بایزید نے اس بات پر اطلاع پاکر اپنے بھائی یعقوب کو آدہی رات کیوقت مار ڈالا اور پھر بایزید سرب (یعنی سرویہ) کی لڑائی مین گیا اور شہر ویڈن اور سکوب کو مفتوح کیا لازار والی سرب (یعنی سرویہ) نے انجام کار پر نظر کی بد معلوم ہوا اپنی بہن کو بایزید کے نکاح مین دیا اور محصول قبول کرکے ملک کو بچا لیا اوسی ایام مین اندرونیکوس اور اوسکا لڑکا باہم متفق ہوکر چاہا کہ جان پالالوغ پدر اور جد کو اپنے ہمراہ مانویل اور دوسرا لڑکا جان پالالوغ کو لیکے ہاتھ مین لاکے اورنگ قیصری پر پاؤن رکھے جان پالالوغ اس بات کی خبر پاکر اپنے لڑکے اور نبیرے کو قید کیا اندرونیکوس ار

مین والی برصہ سے لڑائی کی اور اکثر شہرون پر فتح پائی اور سلاطین نصاری کو اسلام کی
دعوت کی بعض اسلام لائے اور بعضون نے جزیہ دینا قبول کیا اور بعضے جنگ کرکے مغلوب
ہوئے اور بقیہ مین آئے سلطان اسی ایام مین مشغول تھا کہ قوم تاتار ایک مرتبہ اوسکے ملک پر آکر
گرے سلطان عثمان کے لڑکے مسمی ارخان نے جب یہ دیکھا تاتاریون کے مقابل آیا اور
دشمن کو مار کے بھگا دیا چند سال تک سلطان عثمان شہر برصہ کو محاصرہ کیا تھا بسبب
استواری قلعہ و بروج کے فتحیاب نہو سکا آخرش دو قلعے وہان سے نواحی ایک قلعے میں
اپنے بھتیجے اختیمور اور کچھ لشکر کو رکھا اور دوسری قلعے پر بلبان کو مع لشکر جرار مقرر کیا
اور تاکید کی کہ قسم اناج و طعام شہر برصہ کو نہ پہنچنے پاوے اور وہ عاجز ہو جاوین ارخان
نے تاتاریون کو ہزیمت دیکر شہر برصہ کا محاصرہ کرنے کی ہمت کی اور محاصرہ و محاربہ مین
مدت تک مشغول رہا حاکم برصہ بصلاح سپہر قیصر روم اندرونیکوس نام بسبب ہونی نہایت تنگی
قلعے کے بتنگ آکر ۷۲۶ ہجری مین باہر نکل آیا ارخان اوسی وقت برصہ مین داخل ہوا تیس ہزار
دینار لیکر سکنائے شہر برصہ کو مع عیال و اطفال چلے جانے کا حکم دیا قوم نصاری چشم گریان
جلا وطن ہوئے اور اونہون کے مکانات مسلمانون کے قبضے مین آئے اور ارخان باطمینان
تمام شہر برصہ مین سکونت کی ناگاہ سلطان عثمان کی بیماری کی خبر ارخان کو پہنچی وہان
سے جلد روانہ ہوا دسوین رمضان ۷۲۶ ہجری کو سلطان عثمان کے پاس پہنچا سلطان عثمان
نزع کی حالت مین تھا چند کلمات نصیحت آمیز اور وصیت کرکے بعمر ۶۹ برس کے انتقال کیا
اور ۲۷ برس تخت سلطنت پر جلوہ افروز رہا اور ارخان نے سلطان عثمان کی نعش کو
قلعہ برصہ مین لیجا کر دفن کیا یہ بادشاہ نہایت کریم اور سپاہ پرور تھا ایک حبہ اپنے پاس نہ رکھتا
تمام سپاہیون پر صرف کرتا تھا چنانچہ بعد وفات سلطان عثمان کے بدون خفتان و کمربند

پیشتر

دوندر پہلے کے دو لڑکون نے بادشاہ سے کنارہ کیا اور ارطغرل و دوندر یہ دونون
لڑکے علاء الدین کے حضور مین رہے اوبعزت تمام اپنی عمر بسر کرتی تھی جب ارطغرل کا
انتقال ہوا اوسکا لڑکا بنام عثمان جو ٦٥٦ ہجری مین تولد ہوا تھا علاء الدین کے یہان
منظور نظر ہوا پہر اپنی جرأت و بہادری کے سبب لشکر کا امیر بنا اور طبل و علم پایا پہر چند روز
کے بعد اوسکو بادشاہ نے مقدمات و معاملات کے فیصلہ کرنے پر مقرر کیا یہان تک
بادشاہ کا مقرب بنا کہ بادشاہ کی جای پر نماز جمعہ کے لیئے مسجد جامع مین جاتا تھا اور تمام
اختیار کار و بار سلطنت کا اسکے قبضے مین آیا ہمیشہ بادشاہ کی فرمان برداری اور اطاعت
مین سرمو فرق نہ کیا اور اپنی شجاعت و جوان مردی کو یہ وقت دکھاتا رہا اور کئی ملکون کو
ضرب شمشیر سے فتح کیا ستارہ اوسکے بخت کا چمکتا تھا اسلیئے عثمان غازی کا بادشاہ سے
خطاب پایا اور بادشاہ نے اپنا داماد بنایا سنہ ٦٩٩ ہجری مین علاء الدین نے جب تاتاریون سے
شکست کہائی اور اروام مین چلا گیا اوسکے اولاد نہ تھی کہ اپنا جانشین بناوے تب امیر عثمانکو
جو بڑا دلاور و جرار تھا اور تمام شہر کے لوگ اور لشکر اوس سے راضی و خوش تھے تخت سلطنت پر
بٹھلایا بعدہ سلطان عثمان کہلایا

ذکر سلطان عثمان خان

نام اسکے باپ کا امیر طغرل بن سلیمان شاہ تھا اس بادشاہ نے مشیت الٰہی سے تخت سلطنت پر
جلوس کیا اور اپنی کمرہمت کو ملکون کے لینے مین چست کی پہلے قراحصار کو فتح کیا اور اپنا
اوسکو مستقر الخلافت بنایا اور پہر بہت سے شہرون کو اپنی شجاعت اور تلوار کے بل سے
قبضۂ اختیار مین لایا اور اپنے چچا ضعیف دوندر کو نود برس کی عمر مین قتل کیا سنہ [illegible]

وسوانح پیشین کو زمانہ حال تک تحقیق سراپا تصدیق و تدقیق باختصار بلا تعصب
وطرفداری بیان کیا جو اہرز واہر حالات سلاطین وارکین سلطنت اور واقعات داخلین
قلم و حکومت کو پیشکش طالبین کیا۔ ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ اگر کہین اسمین سہو وخطا
دیکھین قلم اصلاح سے دریغ نکرین و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

مقدمہ

تا یقین ارباب تواریخ کو مبرہن ہو وے کہ مورخین روم مثل خیراللہ افندی وغیرہ
نے آل عثمان کے نسب کے درمیان بہت اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ عیص بن
اسحاق علیہ السلام کی اولاد مین ہین عیص ع کے پانچ لڑکے تھے اونمین ایک لڑکے کا نام روم
تھا اور رومی اوسی کی اولاد مین ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قبیلہ بنی قطورہ سے ہین
جو بسبب قحط کے حجاز سے سفر کرکے قرمان مین آکر سکونت اختیار کی تھی اور بعضے مورخ
کہتے ہین کہ آل عثمان اسی دو قوم سے منشعب ہین سنہ ۶۱۱ ہجری مین ایک شخص بنام سلیمان
قوم مذکور سے جو ابو الآبای سلاطین عثمانیہ ہوتا ہے صحرا سے ارمینہ بزرگ مین آکر سکونت
اختیار کی سنہ ۶۲۱ ہجریہ مین بعد وفات پانی چنگیز خان کے علاء الدین سلجوقی شاہ قونیہ سے
اور خوارزم شاہیان سے لڑائیان شروع ہوئین تب سلیمان مذکور نے علاء الدین سلجوقی کے
پاس آکر اپنی عزت بڑہائی اور مردانگی کی داد دی اور تمام دشمنون پر غالب آیا اور بادشاہ کا
نہایت دوست اور مقرب بنا یوماً فیوماً اپنی حشمت مین ترقی کرنے لگا اور سپہ سالار فوج کا
بنا آخرش سنہ ۶۲۸ ہجری مین ملک عرب پر لشکرکشی کی اور مشیت الٰہی سے نہر فرات مین غرق
ہوگیا اور وہین مدفون ہوا اوسکے چار لڑکے تھے بنام سنقور تگین کون طوغدی ارطغرل

عظام واصحابہ الکرام **نظم** ہزاران درود و ہزاران سلام + بروح شفیع الانام
فی القیام + بشیر و نذیر و رسول خدا + کہ جسپر ہے نازل کلام ہدا + رکھا جسکے سر پر
نبوت کا تاج + لیا اوسنے ہر ایک شہ سے خراج + صحابہ تھے اوسکے شجاعت مین شیر
عقیل و شریف و جوان و دلیر + بجائی وہ شمشیر اسلام کی + خبر لی ہر ایک جابہ
اصنام کی + جہان کو کیا کفر سے پاک و صاف + کیا آب شمشیر سے صاف صاف
درود او سکے ہو آل و اصحاب پر + کہ جنت کی منزل کے ہین راہبر + **امّا بعد**
یہ عاجز بندہ بارگاہ صمد سید امام الدین احمد ابن مولانا مفتی سید عبد الفتاح المعروف
مولوی سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہما و عن سائر المسلمین ناظرین اخبارات
جہان و سامعین حوادث زمان کی خدمت مین عرض ساہے کہ ان دنون ہر اخبارات
مین سلطنت ترکی کے حالات چھپتے ہین اور خورد و کلان کی زبان پر شب و روز
اسی مضمون کے کلمات آتے ہین کوئی سلطنت عثمانیہ کی حدود مملکت مین بحث و تکرار
کرتا ہے کوئی سرویہ کی ہزیمت کا سرود سناتا ہے مولف نے باصرار بعض دوستون کے
جو روم کا حال لکھنا شروع کیا اور کتب مطبوعہ مصر مثل اخبار الدول مصباح
الساری تاریخ قیصر روم وغیرہ کتب فارسی و اخبارات انگریزی وارد و سے جمع کیا
نام اس کتاب کا تاریخ روم و شام رکھا ابتدای سلطنت عثمانیہ سے ہر ایک سلطان کی
جنگ کی کیفیت اور ملک گیری کی حقیقت ہر ایک کے سنہ جلوس کا سال اور اوسکے
سنہ وفات کا حال مرقوم کیا ہے اور افواج سلطانی کی تعداد اور شہر استنبول کی آبادی
کے حالات بلاتفاوت لکھا اور جو لڑائیان خادم الحرمین الشریفین سلطان البرین و خاقان
البحرین عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کے زمانہ مین نصاری سے ہوئین سب وقایع ماضی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]



قطعہ تاریخ از مولف کتاب تاریخ روم

دیکھ ترکی کی شجاعت سارے شاہان زمین | صفحہ دل سے مٹائی جنگ چین ایک لخت
بے سہ و پا کر دیا تاریخ روم و شام نے | بادشاہ روسیہ کا عدل و نصر و تخت و بخت

سنہ ۱۲۹۴ ہجری

فهرست کتاب تاریخ روم وشام